



U. 1237



لصوف

۲۲

# اِنَّكَ لَعَلَّ خُلِعَظِمُ

به تفصلات اینردی و تملطفات سردی یہ کتاب الموسوم



مصنّف مصنف معنی پرور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری

مطبع مصطفیٰ کمال ابن مالک



# بسم الله الرحمن الرحيم

کر یا میرے مال پر کر کر م  
 خدا یا میرا عجز منظور کر  
 لطیفاً تو کر لطف سی مجھ کو شاد  
 عظیماً میرا مرتبہ کر عظیم  
 عیلاً مجھے بخش مسلم و ہنر  
 نظر رحم سے مجھ پہ کر یا بصیر  
 خدا یا میں ہوں بندہ خاکسار  
 میں بے کس ہوں کہتا نہیں کوئی کہ  
 خطا دار ہے سرور پر خطا  
 رحماً میرا دور کر درد و غم  
 خود می دل میں ہی جقدر دور کر  
 عزیز ابغرت عطا کر مراد  
 قدیراً مجھے بخش قدر و نعم  
 خیراً مجھے حق سے کر باخبر  
 کہ ہوں بندہ بے بصیر یا بصیر  
 خدا می کا مجرم بہت زیر بار  
 فقط تو ہے بندہ می کا فریاد رس  
 تو غفار ہے اہل عفو و عطا

در نعت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے جتلیک اپنی گویا زبان      بذر محمد ہو رطب اللسان

محمد کا ہو نور مد سر	زمانہ میں جب تک ہوں و سن بصر
بو صف محمد رہیں حق نیند	کہلے جب تک اپنی ہوں گوش ہوش
کروں سجدہ بندگی میر	میرا سر ہے جب تک پایدار
محمد ہے سیاح عرش	محمد ہے سردار دنیا و دین
ملبگار دشمن ہوا خواہ د	محمد ہوا رہبر راہ دوست
دروہ او کے ہو یار و احباب	سلام او کے ہی آل و اصحاب پر

### واجب العرض مصنف

سرا پا خطا سرور خاکا	میں ہوں بندہ زار و کم اقتدار
نکو کار مرد نکو نیک ر	میرے باپ تھے مفتی نیک خو
قریشی نسب صاحب ان	بہت مابد و زاہد و با وقار
غلام محمد تہا مشہور	زمانہ میں اونکا بعد حسترام
طریقیت میں مادی راہ	وہ علم شریعت میں تہی مقتدا
خدا او کو رحمت میں رکھی غلا	وہ تہی میرے والد رفیق شفیع
مگر نام ملکون میں مشہور	قدیمی وطن اونکا لاہور تھا
رہیں قرب رحمت میں با غر و شا	خدا او کو جنت میں دیلوی مکان
کہ ہے جسمین مضمون راہ صوا	لکھی میں اب مختصر یہ کتاب

مال تارخ یوں سرسری  
 ایک فرزند ہے خوش کلام  
 دے بے بعد خوبی و بہتری  
 مین مین ساری چتین باب  
 مد آ کر نزد اہل سخن  
 دیکھ پائے اگر کچھ خطا  
 رکے دل مین مہ بالیقین  
 نکل ہے وہاں ساتھ ہی غارت  
 باغ مین سرور ہی سر فراز  
 لالہ خندان ہر گریان ہر داغ  
 پر تو انگن ہے نور ہنر  
 ہے بے عیب ای پردہ پوش  
 ستر عیب دانا مری غیب  
 سرور جو ہر سر بسر عیدار

لہا گلشن نازہ سرور می  
 کہ جسکا تخلص مین حیدر ہے نام  
 کہا طرفہ گلدستہ سرور می  
 ہوئی ختم پہر خاتمے پر کتاب  
 تو شادی سی ہون مثل گل خندہ زن  
 تو اصلاح کر دے زراہ عطا  
 کوئی باغ کا ٹوٹی خالی نہیں  
 ملی دونوں چیزوں سی گلزار ہے  
 ہے وہاں بید ہی سرنگون نینا  
 ہر گل ہی جہان جلوہ گر ہر چراغ  
 کئی عیب ہی مین مان جلوہ گر  
 نہ لایری صیون سی سینہ مین خوش  
 چھپاتا ہے وہ عیدار و نکے عیب  
 چھپا سکے تو عیب ای کا مگار

پہلا باب خدا کی عبادت اور بندگی کے ذکر مین

خندہ ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰



بنائیں سچے شاہ ملک بقتا  
 بنے سرور ملک دین بالیقین  
 وہ محبوب ہے جو عبادت کرے  
 عبادت سے ہوتا ہی رتبہ بلند  
 عبادت سے روشن ہے دل کا چراغ  
 اگر بندہ بندہ خدا کا بنے  
 تیرا اس سے کیا رتبہ ہو دیگا بیشر  
 وہ کہلائی بند دنیمن با عقل و ہوش  
 عبادت جو تجھ پر ہوئی فرض ہے  
 لے بندگی سے خدا کا وصال  
 عبادت سے بندہ خدا پائے گا  
 عبادت ہی اوس کا جو ہو عبد کار  
 جو بندہ کرے بندگی اختیار  
 عبادت سے رکھتا ہے جو اپنا کام  
 عبادت کی ہی جگہ سر پر سپر  
 خدا کا وہی بندہ خاص ہے  
 عبادت ہی جسم محبت میں جان

عبادت میں اگر سر کو رکھے چھکا  
 رہے اگر عبادت میں سر بزمین  
 ہے مطلوب جو اس کی عادت کرے  
 عبادت ہی بندہ حق کو پسند  
 عبادت سے بڑھتا ہی نور و ماغ  
 زمانہ میں وہ سب کا مولے بنے  
 کہ کہلائی مالک کا بندہ ہمیش  
 جو ہو اپنے مولے کا حلقہ بگوش  
 ادا کر کہ مالک کا یہ قرض ہے  
 نظر آئے سینے میں حق کا جمال  
 وہ آغاز کا انتہا پائیگا  
 ہے بندہ جو ہو بندہ حق گزار  
 ہو مقبول درگاہ پر دروکار  
 اسے خلق کرتی ہے جہک جہک سلام  
 نہیں اوس کو دشمن کے حملے کا ڈر  
 کہ جکی عبادت میں اطمینان ہے  
 یہی ہے تو ان تن ناتوان

سے فقط حسنی کی دوستی	ہے باقی کہاں اوسین بومی خودی
بغیر حق غیر سے اوسکو کام	ہمیشہ ہی در دزبان حق کا نام
ی جب گئی خود خدا مل گیا	نقطہ گہرین حق کا بسا مل گیا
خود بند ہی پہ جب مہربان	زمانہ ہی ہو اوسپہ سب مہربان
پہل عبادت کا حق سے ملا	کہاں اوسپہ آتا ہے تیر بلا
سے جسے ہو گیا اتصال	جدا اُس سے ہوتا نہیں ایک بال
سر کو مت غیر کے روبرو	سمجھ اپنا معبود اعدا کو
پا پر سر عجز رکھہ بانیا ز	کہ ہو تاج غرت سی تو سرفراز
یہ کام میں دنگوڑہ باخبر	بہ شب دیدہ بیدار مثل قمر
ت میں ہر وقت مثل ملک	رہو سزنگون صبح سی شام تک
بزرگہ منحصر کوئی کار	رہو حق سے مشغول لیل و نہا
پہ سر در کمر باندہ لے	محبت کی سر پر سپر باندہ لے
دل میں پہرا اپنی کچھ خوفیم	رہو خانہ ایمیسی میں مقیم
دل سے جب اپنی کر دیگا دور	رہیگا خدا کے ہمیشہ حضور

### دوسرا باب تسلیم و رضا کے بیان میں

لم حق اوسکو حق جان لے	دل و جان سی حق کی رضا مان لے
-----------------------	------------------------------

نہ غمگین نہ خوش ہونہ ہنس اور نہ رو	رہو تابع حکم حق ہو سو ہو
رضامان اولکی رضامین نہ بول	قضامان حکم قضامین نہ بول
وہ مردود تجھکو کرے یا قبول	نہ کرد و نہ حالت میں دلکو قبول
رضا جمین ہو حق کی تو ہو رضا	اُٹھالے بسر بار حکم قضا
شکایت نہ لالاو کی تو بذر بان	حکایت نہ کر اپنے غم کی بیان
کرے زندہ وہ تجھکو یا مار دے	رضامین ہے دم بخود دم نہ لے
خوشی ہو و میری حاصل تجھے یا کہ غم	لے بیش تجھکو کہیں یا کہ کم
تو یہ جان لے حکم پروردگار	رضائے خداوند لیل و نہار
سیاہی کرے یا سپید ہی نمود	سمجھ لے کہ ہے حکم رب و دود
رہی تنگ یا ہو کنائش تجھے	سمجھ لے کہ حق سہ ملا ہے مجھے
یقین جان لے خواہش ذوالمنن	تو بیمار ہو یا صحیح البدن
تو محکوم یا صاحب حکم ہو	خدا سے سمجھ لے ہر اک بات کو
خزانہ لے یا کہ چہن جامی گنج	نکرد و نہ حالت میں شادی و رنج
گدا ہو دے تو یا شہنشاہ ہو	تسلی تیرے دلکو دلخواہ ہو
کرین قطرہ یا عین دریا تجھے	نہو بڑھنے گھٹنے کی پروا تجھے
تجھے بدر کردین کہیں یا ہلال	تسلی ہو دل میں کمال
کرین خار تجھکو کہیں یا کہ گل	نکرد و نہ حالت میں کچھ شور و غل

مجھ لے نہ اپنے لو با اختیار	نہ مختار کاری سر ہو شہجو کار
بچے پاک کر دین اگر پاک ہو	بنائیں اگر خاک تو خاک ہو
مین رکھ ہی اپنے دل میں ہنر	کہ جو حق کی مرضی ہے ایٹگی پیش
باراض ہو اس سے یا ہو رضا	وہی ہوگا جو ہوگا حکم قضا
ہو کام مالک کے تفویض کر	خدا اپنے کو سو نپ دی سر سہر
بندہ ہے بندیکا کیا اختیار	رہو اپنے مولے کا فرمان گزار
خوش ہو حکم قضا مرد ہے	رضا پر جو راضی ہو امر دے
بشتیری تجویز و تدبیر ہے	وہی ہوگا جو حکم تقدیر ہے
حق سے جو او سکو تسلیم کر	جو ہو نیک و بد او سکی تطہیم کر

### تیسرا باب خدا کی حقوق کے بیان میں جو بند و نپر فرض ہیں

محبوب حق ہے بصدق و صفا	کر محب حق کا جو حق ادا
حق نہ ہرگز کیسا کرے	ادا حق جو ہو او سکا پورا کرے
اکا ہو یا ہو خدا ہی کا حق	ادا او سین ہو حق ادا ہی کا حق
حق سحر حق کے رضا پائیگا	اگر حق بسحق دار پہونچا ییگا
بندہ حق ہے اسے حق نظر	کسی شخص کے حق میں ناحق نہ کر
رتو اسے اہل حق اولاد	تیری ذمہ پر جو ہے حق خدا
کہ حق حق	تسے کہ

<p>بنی جس سے مانند زرتیری خاک          عزیز و نین جس سے ہوا تو عزیز          بنایا تجھے اہل دل اہل شان          بنا جس سے تو اہل فضل و ہنر          کیا اہل حاجت سے بے احتیاج          شرف بخشا اور آدمی کر دیا          ہوئی رام زبان تیرے یکبیک          ہوا جس سے پر نور تیرا دماغ          بتعلیم اسلام انسان کیسا          نہ یہ کفر تھا اور نہ اسلام تھا          بنایا ہے نابود سے تجھ کو بود          تیرے نور کو اُس نے بخشا ظہور          نہ تھا جسم خاکی نہ یہ پاک جان          تجھے صمدت خور عیان کر دیا          بنایا تجھے باغ میں دل بہال          تجھے آپ پہنچاتا ہے تیرا رب          وہ سب تیرے مازق کو معلوم ہے</p>	<p>عطا کی تجھے اولاً جان پاک          دیا بعد از ان ہوش عقل و تینر          تجھے دل دیا معرفت کا مکان          تجھے علم بخشا کیا باخبر          تجھے حق نے بخشا لیاقت کا تاج          تیرے دلیں علم و ادب بہر دیا          جوین دشت طیر اور جن ملک          کیا خانہ دلیں روشن چہر اغ          مسلمان بنا تجھ کو ایمان دیا          تیرا نام ہستی میں گناہ تھا          کیا حق نے موجود تیرا وجود          دیا آب و گل کو تیرے اُسے نور          بہ عالم تیرے نشان تھا نشان          میان حق نے تیرا نشان کر دیا          کیا تجھ کو بادولت و ملک مال          بہر روز رزری تیری روز و شب          تیرا جنت ہر رزق مقوم ہے</p>
---	--

وہ پہونچا تا ہی تجھکو ہر صبح و شام  
کیا او سنے ہے تجھکو اہل خرد  
اوسی نے عطا معرفت تجھکو کی  
دو آنکھیں تجھے اوسنی کر دی عطا  
عنایت کیے تیری سننے کو گوش  
اُسی نے تیری مونہہ میں کہہ دی زبان  
تیرے دانت سلک گہر کر دیئے  
لکھی ہاتھ سے اپنی صورت تیری  
تجھو حسن بنجا بنا یا حسین  
بنا یا تیرے رخ کو غرید نور  
بدست عطا دیدئے تجھکو ہاتھ  
عطا کر دیا پنجہ شیر گیر  
اوسی نے دیا تیرے بازو کو زور  
تیرے قد کو اُسنے کیا راست تر  
کیا زور و قوت سے تجھکو قوی  
کہ تو ہو گیا مثل سرو بلند  
تیرے دھڑکے کو حق کیا

کمی اوسین ہوتی نہیں ایک نام  
کہ پہونچتا جس سے ہر نیک و بد  
بملک بقا سنرلت تجھکو دی  
کہ دیکھو تو عالم کو آنکھیں اُٹھا  
کہ ہو صاحب حق سے تو حق نیوثر  
کہ ہو ذکر سے حق کے رطب لسان  
دور خار رشک فسر کر دیئے  
بنائیں یہ دلچسپ صورت تیری  
کیا صورت ماہ روشن جبین  
بصد مہربانی و لطف و نور  
کہ حاضرین بہرہ دیری ساتھ  
کہ بیدست و پاکا ہو تو دستگیر  
بنا جس سے تو صاحب زور و شور  
سہی سرو بتان جان و جگر  
یہہ دی زینت صورتی و معنوی  
بچشم دل اہل بینش پسند  
تیرا سینہ گنجینہ حق کیا

<p>کیا اہل رفتار باختیار          کہ حق نے سواری کا سامان کیا          کہیں پاکی گاڑی دل چپا ہے          یہ لازم ہے اسی بندہ باصفا          ہو مصروف دل کی صفائی میں تو          نہ بنام کر نام انسان کا          در حق پہ چلائے نفل گدا          یہ نامی اپنی کو دہویا کرے          ہمیشہ اطاعت پہ باندھے کمر          کرے تو ادا اپنے حق کی نماز          کسی غیر سے تو ملائے نہ آنکھ          اسی بات پر رکھے اپنا ثبات          رہے از رہ دوستی یا ر حق          چلے راستی پر تو ہر اکیدم          رہے قبلک زندہ اسی باصفا</p>	<p>تجھے پانو بختے بعد اقدار          تیری ضعف پر رحم آیا ہوا          کہیں نفل ہے اور کہیں اسپ ہی          تیرے ساری حق حق ادا کر چکا          کہ سرگرم ہو حق ادا میں تو          نہویوں گرفتار حرص و ہوا          دو ہاتھ اپنے پہلائی بہر دعا          ندامت سے دن رات رویا کرے          سراپا جھکا عبادت میں سر          جبین اپنا رکھے بجا کیناز          رخ حق سے ہرگز اٹھائے نہ آنکھ          سنی جب سنی کان سنی حق کی بات          ہلائے نہ ہاتھ اپنے جگر کا ر حق          اٹھائے نہ راہ خدا سے قدم          اسی طرح کر حق خدا کا ادا</p>
--	---

### چوتھا باب حقوق والدین کے بیان میں

<p>بہ شام و سحر خدمت والدین</p>	<p>ادا کر بعد ق دل اسی نو صین</p>
---------------------------------	-----------------------------------

کہ اونسی ہوئی تیری ہستی کی بود  
 تو تھا طفلِ ناکارہ اور شیرخوار  
 نہ جزاؤں کے تیرا کوئی یار تھا  
 تیری بیکسی میں فقط وہ ہو کر  
 بغل میں چھپاتے ہو مانند جان  
 تجھے شل دل رکھتے پہلو میں ڈال  
 جو روتا تھا تو ساتھ وہ روتی ہی  
 جہاں گرتا تھا تیرا پانی کہو  
 تجھے چوڑتہا وہ جاتی نہ ہی  
 نہ کہاتی ہی وہ پرکھلاتی تجھے  
 کہی ہوتا جب تو برنج و ملاں  
 تو ہوتا تھا بیمار جب ناگہان  
 سہلج کے لینے کو جب جاتی ہی  
 سلا کر تجھے خود وہ سوتی ہمیش  
 تجھے الغرض شل جان پال کر  
 ہوئی تیری تسلیم میں جان فشان  
 تو چوڑتا تھا تجھ کو کلان کر دیا

ملے تجھ کو اُن سے نمود وجود  
 بہت عاجز و مضطرب و بیقرار  
 نہ ہدم نہ کوئی مددگار تھا  
 وہ تھے وقت فریاد فریاد رس  
 تجھے دیدہ بد سے رکھتے نہان  
 تیرے سر پہ کرتے فدا جان پال  
 تیرے ہنسنے پر دل سے خوش ہوتی  
 گراتی ہی وہ اپنا فوراً لہو  
 تجھے دیکھ پہولی ساتی نہ ہی  
 وہ خود روتی لیکن مہناتی تجھے  
 تو جان اپنی کر دیتی تجھ پر حلال  
 تو کر لیتی وہ بیقرار اپنی جان  
 فلک سے سیما کو لے آتی ہی  
 تیرے غم میں بیمار ہوتی ہمیش  
 اُنہوں نے کیا اہل فضل و ہنر  
 وہ دونو بصد رنج و درد نہان  
 تو بچہ تھا تجھ کو جوان کر دیا



<p>تیرا آشنا غیر مادر پدر          کہ تجھ پر کرمی وہ فدا اپنی جان          محبت سوا ان کے ان کے سوا          بڑا حق ہے یہ حق مادر پدر          رہو ادنیٰ خدمت میں سربرقدم          اٹھا بار خدمت جو سر پر دہرین          نہ جز خاموشی او کو دیوے جواب          جو فرمائیں خوش ہو کی تسلیم کر          کر عاف بھی اُنکے نہ تو روبرو          ہے جنت تہ پائے مادر پدر          رہو تو قدم بوس ما باپ کا          کبھی لازبان پر نہ چون چگون</p>	<p>بہلا اور ہر کون ایسا بشر          بہلا اور ہی ہی کوئی جان فشان          کہو کس میں ہر اس جہان میں بہلا          پس با سوچنے دلین اسی باہنہ          نہ کہہ تو اطاعت سے باہر قدم          بجا دل سے لاوہ جو فرمان کرین          غضب سے کرین گر کبھی وہ عتاب          بخلق و ادب ادنیٰ تعظیم کر          کرین سخت کر وہ کبھی گفتگو          یہہ آیا ہے ارشاد خیر البشر          اگر دل میں ہے غلہ کی البتہ          بخدست رہو رات دن سرنگون</p>
---	--

### پانچواں باب استاد اور مرشد کی خدمت کو بیان میں

<p>ادا کر اگر تو ہے مرد خدا          قدم بوس ہو مثل سپر خیرین          کیا کر بدل او کے احسان کو یاد          دیا تجھ کو اوسنے یہ فضل و ہنر</p>	<p>یہ حق فرض ہے تجھ پر استاد کا          کہ ہو پست خدمت میں مثل زمین          سمجھ لے اُسے مالک اور استاد          تو تھا جاہل اور طفلک بے خبر</p>
---	--

کیا اوسو نادان سیدانا تجھے  
 تجھے کورے اوسنے بنایا کیا  
 تو حیوان تھا تجھکو کیا آدمی  
 تجھے علم بخشا بلطف کمال  
 نہ تھا تجھے سوا وقف کوئی خاص عالم  
 بنا فاضل و عالم و ہوشیار  
 لگے تجھکو بڑہ بڑہ کے ملنے خطاب  
 کہیں منشی اور اہل دیوان ہوا  
 کہیں مل گئی تجھکو سر دفتر  
 کہیں شاہ کا بن گیا تو وزیر  
 کہیں تو بنا خازن مال و زر  
 بنا تو کہیں شاعر خوش زبان  
 کہیں مستحربے بلاغت تیری  
 کہیں اہل انشا منصف کہیں  
 کہیں ہے محدث مفسر کہیں  
 فقیہوں میں روشن ہو تیرا نام  
 تو ہرگز خدا کو نہ تھا بابتا

بنایا ہی بندون سے سولا تجھے  
 بُری سے تجھے اوسرا چا کیا  
 تو غمگین تھا بخششی تجھی خورمی  
 کیا صاحب دولت و جاہ مال  
 لگے کرنے اب لوگ جھک جھک سلام  
 ہوا صاحب فخر و عز و تار  
 ہوا جلوہ گر صورت آفتاب  
 کہیں کارپرداز سلطان ہوا  
 کہیں سرری اور کہیں سروری  
 کہیں نام پایا امیر کبیر  
 کہیں مالک ملک و گہر  
 کہیں بن گیا اہل شرح و بیان  
 کہیں ماترین فصاحت تیری  
 کہیں اہل املا مولف کہیں  
 کہیں عالم علم عین الیقین  
 عزیز و نین عزت ملی لا کلام  
 نہ اوسکی خدائی کو پہچانتا

<p>             محبت میں آکر دیا تجھکو علم              جو تہو حق کے فرمان پہ پہنچا سب              طریقہ طریقت کا بتلا دیا              بنا جس سے تو عارف مارفان              خدائی ملی اور خدا مل گیا              کہ سارے زمانہ کی دولت ملی              اوس کی اطاعت میں ہو صبح و شام              کہ اوسکی رضا ہو رضاے خدا              اطاعت میں ہو اسکے لیل و نہا              کمر بستہ حاضر ہو مثل غلام              سمجھو یہ کہ راضی خدا ہو گیا           </p>	<p>             یہ اوسو عنایت کیا تجھکو علم              شریعت کے احکام فرماؤ سب              حقیقت کا حق تجھ پہ روشن کیا              تجھے دید یا معرفت کا نشان              خزانہ تجھے بے بہا مل گیا              یہ استاد سے تجھکو نعمت ملی              تو لازم ہے اے بندہ نیک نام              کہ کرے اسکو راضی برائے خدا              دل و جان سے ہو اسکا خدمت گزار              بخد مت گری کام رکھے مدام              یہ حق تجھ سے جدم ادا ہو گیا           </p>
---	---

### چھٹا باب اولاد کی پرورش کے ذکر میں

<p>             تیری سر پر جو حق ہے اولاد کا              کہ آئین تیری کام کے وقت کام              تو کر پرورش اونکی اے با مفا              کہ ہیں قرۃ العین و لخت جگر              تو کر پرورش اونکی بالراس میں           </p>	<p>             بلطف و خوشی سروسرا کر ادا              انہیں پرورش کر بلطف تمام              خدا جل سرح تجھکو ہے پالتا              محبت سے دیکھو اونکو شام و صبح              تجھے جیسے ہے پالتے والدین           </p>
---	---

بنزیر بٹل شل دل صبح و شام  
 بہ علم و ہنر اونکی تکیس کر  
 پڑا اونکو پہلے عبادت کا علم  
 ملی جس سے اونکو دلی مدعا  
 نہون تنگ جس سے وہ سخت جگر  
 کمال اونکو کر دے ہر کسب کمال  
 سجان ہو کے مصروف تعلیم کر  
 کرے جب خدا تجھکو بٹیا عطا  
 زمین پر چھکاسد بعجز و نیاز  
 بنا اہل اولاد و اہل عیال  
 اکیلا تھا جب تو گرفتار غم  
 کہ بندہ تجھے دوسرا دیدیا  
 بڑھی تیری اولاد برکت ہوئی  
 ازان بعد رکھ نیک بیٹے کا نام  
 وہ نام اوسکا رکھ جو کہ جھوٹا نہو  
 اگر رکھے جیون تو نام پر  
 سیکو ہمیشہ تو جینا نہین +

اونہین پال باد لبرئی تمام  
 نگران حق اسکی تعمیل کر  
 وزان بعد کسب ریاضت کا علم  
 کرین عمر بہر تیری حق میں دما  
 وہ کسب ادا اونکو وہ سکھلا ہنر  
 کہ ہے بیکس محض کس بے کمال  
 انہین لایق عنہ و تکریم کر  
 تو کر سجدہ شکر فوراً ادا  
 کہ دنیا میں تو ہو گیا سرفراز  
 تیری نسل میں حق نے بخشا کمال  
 کیا تجھ پہ خالق نے ایسا کرم  
 پہرا ب دوسرے سے ملا تیسرا  
 یہ کیسی عزیز و نمن غرت ہوئی  
 کہ ہونا سورتا بر وز قیام  
 شریفون کے لایق ہو بیجا نہو  
 سمجھ لے کہ ہے جھوٹا وہ سرسبز  
 مر گیا جو پیدا ہوا بالیقین +

وہ ہونا نام حسین خدا کا ہونا نام	محمد کا یا مصطفیٰ کا ہو نام
غریبوں کو دے جتنا مقدور ہے	کہ یہ ہی زمانہ کا دستور ہے
پلاؤسکی مادر کا پیراؤسکو شیر	کہ ہوشل خون جسم میں جاگیر
نڈے غیر کا شیر نہ زند کو	نہ بیگانہ کر اپنے دلبند کو
اگر ہو دے دایہ تو ہوتند رست	صحیح البدن اور چالاک حست
شریف ہو وہ دایہ خوش خصال	شرافت کا کہتی ہو جو حالِ مثال
ہو جہت بچے کی گویا زبان	لگے کرنے مانند طوطی بیان
تو سکھلا اُسے پہلے نام خدا	دلایا داد کو کلام خدا
بگڑنے نہ دے او کو تو ناز سہی	نکلنے نہ دے اچھے انداز سے
نہ سکھلا اُسے فحش اور گالیان	بگاڑاؤسکی مت گالیوں سے زبان
نہ کر بد کلام او کو ای خوش کلام	کہ ہو جائیگا اس سے بد تیرا نام
اوسے کر ادب سے سراپا ادب	زمانہ میں شہور ہو با ادب
سراپا ادب او کی تقریر ہو	شکر و نولوب اور زبان شیر ہو
گزر جائیں جب عمر سی پانچ سال	نکالی سراپنا تیرا نو نہال
تو کر او کو حاضر بہ پیش ادیب	کہ دے آدمیت سی او کو نصیب
بنائی اُسے صاحب عز و جاہ	روح حق کی دکھلائی وہ سکوراہ
میں تن کو او سکے کریمیا	کہ جس سے وہ بن جائے شل ملا

لکڑنا جدا او سکوا استاد سے  
 جو حق ہو مسلم کی تعلیم کا  
 کریگا اگر خدمتِ استاد  
 جو ان جب کہ ہو جائے وہ نونہال  
 بہ تزیوج تجویز و تدبیر کر  
 جو ہو کوئی عورت بحسنِ جمال  
 تو کر اوس سے تجویز تزیوج کے  
 کسی غیر سے ہو نہ کچھ اُسکو کار  
 غرض جتنی مدت تو جیتا رہے  
 الہی میرے جتنے فسہ زندہ ہیں  
 انہیں کر عطا علم و فضل و ہنر  
 دینے تو نے ہیں مجھکو فرزند پنج  
 جو حیدر کے ہیں نام سے نامور  
 جو ہننام صفر کے ہے اہل نام  
 جو اکبر ہے کراؤ سکوا بافتنار  
 میرے بیٹے اصغر کو تو یا آلہ  
 ہمیشہ زمانہ میں اسی ذوالمنن

بہو لانا نہ علم و ادب یا دے  
 بہ لطف و خوشی کر ہمیشہ ادا  
 تجھے دیکھا حق عزتِ استاد  
 سہ نوے بجائے بدر کمال  
 خبر دار اسمن نہ تاخیر کر  
 و فاکش دوشیزہ نیکو خصال  
 کہ ہوں دو نو سرست لطف و خوشی  
 بنے اپنے خانہ میں وہ خانہ دار  
 قدح او نکی اُلفت کا پیتا رہے  
 وہ نحت جگر میرے دلبند ہیں  
 لیاقت سحر کر سب کو تو بہرہ ور  
 نہ دکھلا مجھے کوئی پانچو نکارنج  
 اُسے نامور دین و دنیا میں کر  
 اُسے دو نو عالم میں کر شاد کام  
 جو انور ہے دی او سکوا نور و تار  
 کمان کر بحق رسالت پناہ  
 انہیں شاد رکھ خفا طرخن

## ساتوان باب محبت اور الفت کر یا نہیں

<p>جو طالب ہو وہ سبک مطلوب ہے          محبت سے پانی ہونا رسو م          تو بیکار ہوتے زمانہ کے کام          محبت کا انسان سے پیوند ہے          وہ ہے مثل گل و انار سرخرو          وہ سینہ صفا مثل آئینہ ہو          اوسے پر خدا کا چمکتا ہے نور          زمانہ میں ہوں اُسکے دشمن بھی          کہ ہے اس محبت کا یوسف غلام          ہر ایک بات ہے اُسکی فتنہ و نبات          محبت ہے آغاز اور انتہا          کیسکی خدا تک رسائی نہ تھی          کہیں خاک و روئی غرت نہ تھی          نہ گل تھا نہ خندان تبار و محبین          نہ قائم فلک پر تھا عرش برین          نہ تھا جلوہ گر نور شمس و قمر</p>	<p>کرے جو محبت وہ محبوب ہے          محبت سے ہوتا ہی پیہر ہی سوم          محبت کا ہوتا نہ گرفتار          زمانہ محبت کا پابند ہے          محبت سے رکھتا ہو جو رنگ و بو          محبت سے جکا صفا سینہ ہو          محبت کا ہو جسکے دل پر ظہور          محبت سے صفا کرے جکا پوست          عزیز و ن کو ہے بس محبت سو کام          کرے جو کہ خلق اور نسبت و بات          محبت ہے انجام اور ابتداء          نہ تھی جب محبت خدا سنی نہ تھی          نہ تھا کچھ بھی جب یہ محبت نہ تھی          نہ بلبل گلستان میں تھا لغو زین          نہ تھا چرخ زن چرخ ہی بر زمین          فرشتی نہ تھی اور نہ جن و بشر</p>
---	--

<p> نہ دل میں تھا سہرا ہی نہان  نہ مشتاق تھی شوق میں انتظار  وفا بھی نہ تھی بے وفائی نہ تھی  نہ تھا طالب وصل بہ آب گل  نہ فریاد و زاری کا یہ ذوق تھا  نہ مقتول تھے اور نہ جلا دتھے  چمک آیا کثرت میں وحدت کا نور  عیان ہو گئی اسکی ساری صفات  محبت کا روشن ہے گہر گہر باغ  خدا سے وہ دونو جہان پائیگا  وہ ہے مست و مدہوش بیخود مدام  نہ بھولا وہ یہ جیتے جی چاشنی  محبت ہے ہادی را و خدا  محبت سے پاتا ہے دین انتظام  وہ گلزار ہے جنتی باغ ہے  سدا تیرگی اوس سے رہتی ہے دور  گر اوسکا خدا خود خریدار ہے </p>	<p> نہ جاری تھا ذکر خدا بر زبان  نہ عشاق تھے عشق میں بے قرار  نہ تھا وصل بھی اور جدائی نہ تھی  نہ تھی آتش بھر بھی مشتعل  گلے میں نہ قمری کے یہ طوق تھا  نہ مجنون نہ لیلی نہ فریاد تھے  ہو واجب محبت کا آخر ظہور  محبت سر روشن ہوئی حق کی ذات  شگفتہ ہے گل گل محبت کا باغ  محبت سے جو کام جان پائیگا  محبت کا جسکو ملا حق سے جام  محبت سے جسکو ملے چاشنی  محبت ہے حق کی طرف رہنا  محبت سے چلتے ہیں دنیا کے کام  محبت کا دل پر جسے داغ ہے  محبت سے جو آنکھ رکھتی ہے نور  محبت کا یہ گرم بازار ہے </p>
--	---



<p>یہ ہے طالب حق پہ احسانِ حق وہ مرتانہیں تا بروز قیام حقیقت کا حق سہی مزا پائیگا دل و جان پہ نقش اسکی تصویر تو سب محبت کر لے نیک خو تیرے ہونگو مشتاق جن بشر تیرے ساری عاشق ہوں نا پوسر زمانہ کا معشوق بن جائیگا نہ جا ہو کے بے آبرو و در بدر</p>	<p>محبت ہے جانِ مجبانِ حق محبت سے زندہ رہے جگانام محبت سے بندہ خدا پائیگا محبت کے عالم میں تو قیر ہے زمانہ میں گر حق کا خواہاں ہو تو محبت تیری حق سے ہو گی اگر اگر عشق حق دل میں ہو جائیگی اگر عاشق حق تو کھلائیگا بجو حق کسی سے محبت نکر</p>
---	---

### آہوان باب تواضع کو بیان میں

<p>تو کر اپنی گردن تواضع میں خم کر حق تجھے بدر چرخ کمال تواضع سے زینت ہو اقبال کی سعادت کا تاج اپنی سر پہ دھرے امان بخشو تلواری کی وار سے تواضع سکھائے تجھے مردمی وہ سہ دار ہے اور سہ فراز ہے</p>	<p>کیا ہے تجھے حق نے گرا ہل دم جھکے گر تواضع میں مثل ہلال ترقی تواضع سے ہے مال کی حکومت میں گر تو تواضع کرے تواضع چوڑائے تجھے مار سے تواضع بنائے تجھے آدمی گرے جو تواضع میں ہمتا ز ہے</p>
---	---

تواضع کرے جو کہ مثل زمین	وہ لے حق سے معراج عرش برین
جہکا جب تواضع میں چرخ بلند	بلندی ہوئی اوسکی حق کو پسند
جہکائے شجر جو تواضع میں سر	وہی باغ دنیا میں پائے ثمر
تواضع کریں جو نکو کار ہوں	چھکائیں وہ سر جو کہ سردار ہوں
تواضع کرے جو کوئی اہل مال	وہ بوتان جہان میں نہال
تواضع سے ہو آدمی نیک خو	سیہ دل تواضع سے ہو سرخرو
تواضع سے ہو موم گرنگ ہو	تواضع سے ہو صلح گر جنگ ہو
تواضع سے ہو نرم مرد دلیر	بنے اُس سے رو باہ غرزدہ شیر
تواضع سے رستم ہو گزراں ہو	زبردست پر زور پامال ہو
تواضع سے مطلب برائیں تمام	تواضع سے ہوتے ہیں سب راست کام
تواضع سے انسان کی توقیر ہو	تواضع سے حیوان بھی تسخیر ہو
تواضع سے حاصل ہو حق کی رضا	تواضع سے راضی ہو خلق خدا
تواضع سے ہو دور کبر و منی	تواضع سے ہاتی رہے دشمنی
گرائی ان بچھائے تواضع کا دام	کرے و خشیو نکو زمانہ میں رام
تواضع سے بیدرد ہو اہل درد	تواضع سے ہو نار سوزندہ سبرد
جو آئے تیرے گھر پر اسی باصفا	تواضع سے لے اوسکو سر پر اٹھا
وہ نادار ہو خواہ ہو مالدار ہو	تو رکھ دل میں اُسکے تواضع سے کا

<p>دیرخ اوس سے مت رکھہ جو سبھو          بہ شیریں زبانی کر اوس سے کلام          جب آئی تو دیر ماتہ میں اُسکو ماتہ          کر اوسکو تواضع سے پہلو نشین          لے اوس سے اُسکے بغل گیر ہو          دکھائے محبت کا اُسوقت جوش          بخلق ادب اُسکے پیش آنے تو          غرض آنے دشمن ہی گزیری پا          اگر مرد ہی سرور لا کلام</p>	<p>کر اس میں تیرا سر بسر سو دہے          بیچھا دلبری کے لیئے اوسکے دام          چلے جب تو چل دو قدم اُسکے ساتھ          نہو دیکھہ کر اوسکو چین بر چین          کرے مُنہ سے جو اچھی تقریر ہو          کر دوش دوش سے اوسکے ہدوش و شر          محبت سے یار اوسکا بن جائے تو          تیرا دوست بن جائی اور حق شناس          تواضع سے رکھہ اپنا ہر وقت کام</p>
--	--

### نوان باب فی وی القزنی کی خبر گیری کی بیان میں

<p>جو میں لوگ شتے میں تیری قریب          یہ فرمان حق ہے کہ تو دایما          نہ رکھہ اپنے دل میں تو ایسا پسند          وہ ہوں گرنے اور تو اہل طعام          وہ عریان ہوں اور ہو تو عاری لوز          وہ محتاج ہوں اور ہو تو اہل حاج          تو ہوا ہل زر اور وہ نادار ہوں</p>	<p>اگر ہووین نادار و مفلس غریب          خبر گیر او کا ہو صبح و سا          کہ آزاد تو اور وہ ہوں پائے بند          وہ ہوں اہل غم اور تو ہو شاد کام          وہ بیخود ہوں اور ہو تو اہل ہوش          وہ با احتیاج اور تو بے احتیاج          تو با کار ہو اور وہ بیکار ہوں</p>
--	--

یہ لازم ہے اسی صاحبِ مقدار میسر ہو کر تجھے مال و زر محبت سے رکھ اونسے ہر دم معاش وہ ساری رہیں زیر احسان تیرے کسی کی طرف سے کدورت نہ ہو تیرے جتنی بہائی ہیں اور اپنی خوش تو ہوشمع وہ ساری پر وانی ہوں محبت کا ہر ایک سے دم بہرے کسی سے اگر پہونچو کچھ رنج و غم وہ ہو دین اگر سخت تو نرم ہو مروت کی یہ شرط ہے اسی عزیز سمجھتا رہا ہے خوشی کو خوش بنے جسم خود اذ کو جان جان لے	کہ ہو وقت سختی کے تو اوں بخایار بہ لطف و خوشی اوں کو خورشید کر دلاست اُنہیں رنج و غم کا خراش بسخلق و محبت ثنا خوان تیرے تیرے دل میں غیر از محبت نہ ہو رہیں تیری خدمت میں حاضر ہیش وہ سب تیری الفت کو دیوانی ہوں رضا مندا پن سے سب کو کرے اُٹھائے نہ راو و فاسے قدم وہ سردی میں آئیں تو تو گرم ہو کہ حق قرابت پہ رکھے تمیز نہ آئی کہی اُن سے تندی سے پیش اُنہیں جان دل نپا چہاں لے
---	---

### دسوان باب دوستی کے حقوق کے بیان میں

جو ہو تیرا دنیا میں دوست دوست دوستی دور کر بنکی وحدت پرست زبان سے کہے جسکو تو اپنا یا ر	سمجھہ ایک مغزا نپا اور اسکا پوت سرا پا ہو مردِ محبت پرست کر نہ دل سے اہل دل و سکو پیا
---	---

<p>             دہ نزدیک ہو تیرے یادور ہو              جسے سونہ سے کہہ بیٹھے اپنا رفیق              خوشی اور سکی تیری خوشی ہو مدام              تیرا جب تلک دم بین باقی ہو دم              ریا دور کر کہ نہ دل میں نفاق              دور نگلی کو کر دور یک رنگ ہو              محبت سے تو دل کا پیوند جوڑ              اگر مانگے دلدار سے پیش کر              سمجھو دوست کا اپنا کل گوشت پوت              نہ رکھو دوست سے اپنی حالت چپا              مصیبت میں لے دوستوں سے مدد              محبت میں گر تو وفا دار ہو              تیرا سارا عالم منفا دوست ہو              زانی میں حق دوست کہلائیگا              خدا سے تو کر اولاً دوستی              تیرا خود خدا جبکہ بنجا دوست              نہ بن اوں کا تو دوست اہل ہونڈ           </p>	<p>             سچے دوستی اور سکی منظور ہو              رہے حال پر او کے ہر دم شفیق              رہے اُس کا غم تیرا غم صبح و شام              نہ اوٹھے رو دوستی سے قدم              کہ مشہور ہو دو دو عالم میں ملا کر              رہو موم یا سہر سہرنگ ہو              کہی دوست کی دوستی کو نہ توڑ              نہ کچھ او میں غدا می صفا کیش کر              کہ کام آئیگا تیری سختی میں دوست              کہ ہے تیرا شکل میں مشکاکشا              کہ سر سے بلا تیری ہو جائے رد              خدا ہی میں تیرا خدا یا رہو              اگر بے طمع بے ریا دوست ہو              اگر دوست خلقت کا بنجائیگا              کہ پہر سب ہو بر ملا دوستی              تو پہر ساری خلقت کا کہلا دوست              جو ہیں لوگ گندم نما جو فروش           </p>
---	---

## گیارہواں باب دابِ ہمان داری کی بیانیں

تیری گہرین ہمان کر عجب تروار	نخلق وادب اوسکو کر لے قبول
اوسے پاس بٹھلا بہ لطف و کرم	بہ عیش و خوشی دور کر اُس کا غم
کہ ورت سے کر اوسکا سینہ صفا	اوٹھا دل سے ہمان کی بار بلا
سمجھ لے مکان اپنا اوسکا مکان	لیکن کر اُسے گہرین باغ و شان
اُسے خوش کر اپنے مدارات سی	خوشامد سے تقریر سے بات سے
تجھے جنت دے گہرین مقدور ہو	مدارات ہمان کی منطو رہو
جو موجود ہو گہرین خدمتین لا	تکلف نہ کر تو کسی بات کا
رہے یہاں جس مکان میں لیکن	زمین اُسکی ہے رشک چرخ برین
مکان جسکا ہو جائے ہمان سرا	ہنیں ہوتی اوس گہر پہ نازل ملا
تیرے گہرین آئیگا جب یہاں	او تر آئیگی رحمت از آسمان
ادا کر تو یہ شکر پروردگار	جہکا سر کو سجد میں لیل و نہا
کہ پاتا ہے وہ یہاں غریب	تیری خوانِ نعمت سی اپنا نصیب
خدا اوسکو کرتا ہے روزی عطا	تجھے ایک اوسکا وسیلہ بنا
تیرے گہرین حاضر ہو جب یہاں	نہ لاکھ انکار کا بر زبان
ترش ہو کے تلخ اپنے مت منہ سی بول	تہ تلخی نہ زہر اپنی شربت میں گھول
نہ پہنچ لینے ہمان کی خدمت سی ماتھ	کہ رزق اپنا لایا ہے وہ اپنی ساتھ

نہ آئیگا کروہ نہ آئیگا رزق	وہ ہوگا جہان مان ہی جائیگا رزق
خدا کا یہ احسان بدل مان لے	کہ لاتا ہے جہان کو در پر تیرے
بنایا تجھے حق نے ہے مینر بان	ادا دل سے کر خدمتِ مہمان
بہلا اس سے پہر کیا ہر اے نیک خو	تیرا مہربان مینر بان نام ہو
تیرے رزق سے رزق کہا ٹی جہاں	تیرے فیض سے فیض پائی جہان

### بارہوان باب ہمسایہ کی خبر گیری و لداری کو بیان میں

جو ہو تیرا ہمسایہ اور پاس پاس	سمجھہ فرض حق اور سکا حق شناس
سمجھہ او کو فیل غریبان عزیز	اگر تجھ کو حاصل ہے عقل و تمیز
وہ مفلس ہو یا صاحب مال ہو	بہر حال تو محسوس حال ہو
تیرا راج پر مثل خور پایہ ہو	رضا مند جب تجھ سے ہمسایہ ہو
اُسے اپنے رکھہ زیر سایہ مدام	کہ سایہ میں حق کر ہو توجہ و شام
رہے جس سے ہمسایہ راضی تیرا	عمل میں وہی تو عمل اپنے لا
سمجھہ اپنا اور او کا ناموس یک	خوشی ایک غم ایک افسوس یک
تیری عزت اور او کی عزت یک	تیری حرمت اور او کی حرمت یک
سخن ایک ہو اُس سے بات ایک ہو	دل و جان بصدق و نیت ایک ہو
تیرا ستر ہو ستر ہمسایہ کا	تیرا پردہ ہو او کا پردہ صفا
راہِ حفظ ہو اور پاس دار	اگر رکھے تو پاس قرب و جوار

مجاور ہو تو اوسکے در کا مدام	رہے پابان اُسکے گہر کا مدام
مصیبت میں تو اوسکا ہود و ستا	رہے وقت غم ہدم و غمگسار
وہ مفلس ہو گرا تو اہل مال	اُسے کردی مال اپنا سارا حلال
تیرے گہر کو وہ اپنا گہر جان لے	تیرے مال کو اپنا زرجان لے
کبھی ایسی تو راستی کو نہ جا	ہو ہمایہ ناراض جس سے تیرا
نکرا اوس سے تو اپنا اوسنچا محل	پڑے جس سے پردہ میں اُسکی غلغل
منفا اوس سے رکبہ اپنا سینہ مدام	کیا کر محبت سے اوس سے کلام
مروت میں کوئی نہ آئی قصور	دل و جان سے پائی محبت ظہور
کسی بات پر وہ نہ دلگیر ہو	شکر ہووے تو اور وہ شیر ہو
مقدم رخصتا اوسکی رکبہ سرور	کہ حاصل ہو تجھ کو رخصتے خدا

### تیرہواں باب یتیم کی پرورش اور مروت کی بنائیں

اگر ہووے لڑکا کوئی بے پدر	خدا کے لیے اوسپہ تو رحم کر
نکر پیار تو اپنی اولاد کو	اگر بے پدر ہو کوئی رو برو
یتیموں کی کر خاطر اور دلبری	بجان مان لے اُنکی جان پروری
کوئی جب خبر گیر اوسکا نہیں	تو اُنکی خبر لے بصدق و یقین
ہمیشہ اُنہیں اپنے سایہ میں پال	ہما بنکے سایہ یتیموں پہ ڈال
رہو صورت ابر ہر صبح و شام	یتیموں پہ تو سایہ گستر مدام



بلا

ہنا اونکو تجھکو خدا خوش کرے  
 بلا گھر میں کر اونکی حاجت روا  
 اٹھا قطرہ دیدہ بے پردہ  
 یتیموں کی آنسو نہیں جان لے  
 کبھی رنج میں اونکو رونے نہ  
 کیا کر یتیموں کی آنسو صفا  
 سمجھ اپنے بچوں سے اونکو عزیز  
 یتیموں کی کرنا زبرداریاں  
 جب آتا ہے رنج و بکا میں یتیم  
 یہ غصے سے مت کر عتاب

اٹھا اونکی خاطر سے بار غمی  
 خدا عیش سے دل تیرا خوش کرے  
 کہ حاجت روا ہو دے تیرا خدا  
 کہ حق سے ملے تجھکو سلک گھر  
 گھر بے بہا اونکو پہچان لے  
 کسی غم میں غمناک ہو نہ دے  
 کہ حق دے تیرے دلوں نور جلا  
 دیر لے افسے مت رکھ کوئی اپنی چیز  
 بجا دل سے لا اونکی غمخواریاں  
 وہیں کانپ جاتا ہے عرشِ عظیم  
 بہاد کہ تاریک ہو آفتاب  
 کہ دائم رہیں مثل گل خندہ زن

نکر و بر و اونے اوچا  
 کبھی شیشہ دل کو اونکے نہ توڑ  
 یتیموں کا ہو جس قدر ملک مال  
 بے علم و ہنر اونکو کر بہرہ ور  
 رہیں جب تک زندہ مشکور ہوں

اگر جوڑ سکتا ہے پیوند جوڑ  
 تعریف نہ کر اسیں اے باکمال  
 کہ دیوین دعا تجھکو وہ عمر بہر  
 غم و رنج و تکلیف سے دور ہوں

## چودھواں باب مسکین مسافر اہل سوال کی حق سنی کو بیانین

<p>خبر او سکی لے دل سے امی با خبر اُسے خیر پہونچا بہ لطف کمال رہو او سکا ہمد بصد ہمد می مدد کر تو او سکی برائے خدا یہ لازم ہے ہر وقت دہر صبر و شاک مسافر کا گھر ہو تیرے گھر کے تباہ گلے تیری بنجائی باغ جنان تو لیلی جہان سارا مجنون ہے رہے سہر خروشل روئی بگا تیری نام کو دور لے جائینگے کرنیگے تیری ذکر سے دل کو شاد اگر ہو تو بندہ مسافر نواز نہ داخل ہو گھر میں بلائے عظیم روہ حق سے رکھتا ہی تو خبر خدا خود کری تیری حاجت روا گدا کو سمجھ لے اگر بادشاہ</p>	<p>وسکین مسافر ہو اہل سفر باب آخر تیرے در پہ اہل سوال جو ہو ماندہ و مضطرب آدمی اگر ہو کوئی ہستلائے بلا لر بندہ حق ہے اے نیک نام یہ ہے حلقہ سائل تیرے در کو ساتھ نیرا گھر بنے داردار الامان و محسن ہو او ر خلق ممنون ہے ریسیم وزر سب کے سر پر شمار مسافر اگر تجھ سے کچھ پائینگے ہاں جائینگے تجھ کو رکھینگے یاد ہے باب دولت تیری رنجہ باز نیرے در پہ گر ہو مسافر مقیم مسافر کو دی زاد راہ سفر بر گیر گر تو ہو محتاج کا مانے میں تو ہو شہر اہل جاہ</p>
--	---

فقیرون کی ہے تجھ پہ یہ حمت	کہ وہ تیرا زادرہ آخرت
اڈھایا بیان سے عقبہ کو لیجا نیلنگے	جہاں چاہیے تجھ کو پہونچا نیلنگے
فقیرون سے رکھہ جڈل ای میر	کہ باطن میں ہے شاہ مرد فقیر
اگر باغ جنت کی ہے التجا	مکان اپنا مسکین کا مسکن بنا
تو امی بندہ گر بندہ پرور بنی	سخی نام پائے تو نگر بنے
نر کہے اگر دل میں تو حب ال	لیکا تجھے قرب ایزد و تعال

### پندرہواں باب صبر کی تعریف اور اسکی فوائد کی بیانیہ

سمجھ لے اگر مرد ہو شیار ہی	کہ ہر کار میں صبر درکار ہے
بہ آہستگی گرتیرا کام ہو	اوسی کام کا نیک انجام ہو
بلا میں اگر ہو کبھی مبتلا	کبھی ذکر او سکا زبان کٹ بلا
زبان لال کر او نکر گفتگو	خدا سے رہو او سکا خود چارہ جو
نہ لا بر زبان کچھ شکایت کا حرف	نہ پڑہ اپنی غم کے حکایت کا حرف
رہو دم بخود بہر انجام کار	خدا سے رہو او سکا امیدوار
ہو تنگ تنگی میں ای سادہ دل	بوقت بلا دل نہ کر مفصل
کہ حق تیری مشکل کشائی کرے	تیری دام غم سے رہائی کری
نہ کر غلبت شب سے دل بے قرار	کہ ہے لیل کے بعد وقت نہا ر
نہ اتر کر ای یار جلدی سے کام	بہ آہستگی او سکا کر انتظام

نہ کرتیر لمبھی سے اوکو خراب  
 یہ سدھی کا ہے قول ای باخود  
 وہ ہے اہل دل جسین تہیں ہے  
 رہے معتدل تیرا یکسر مزاج  
 کوئی کام مشکل گر آجائے پیش  
 کہ جلدی میں ہو جائیگا خراب  
 لیاقت میں ہی فرق آجائیگا  
 سہولت سے گراست آجائے کام  
 یہ قرآن میں ہی حکم حق بریلا  
 ہو جس کام میں خود خدا تیرا ساتھ  
 کرے صبر گر ہو خدا کا ولی  
 صبور ہی کرے شادنا شاد کو  
 صبور ہی سے ہو بے خبر باخبر  
 بنے غنچہ آخر صبور ہی سے پہول  
 صبور ہی سے جو مرتبہ پائیگا  
 صبور ہی کے باعث ہر شکل ہلال  
 صبور ہی سے قطرہ بنے دریا ب

اگر چاہتا ہے کہ ہو کامیاب  
 کہ تعجیل کار شیا میں بود  
 ہے دیو لین جسین تعجیل ہے  
 اگر صبر و تکین ہو اندر مزاج  
 سہولت سے کر اوکو امین کیش  
 عزیز و نکا ہو ویکا تجھ پر عتاب  
 زمانہ میں بے عقل کہلائیگا  
 رہے نیک ناسو میں تو نیک نام  
 کہ ہے ساتھ صابر کے ذات خدا  
 تو پہر خالی کیوں جائیگا تیرا ساتھ  
 ملے تجھ کو نورِ خفی و جلی  
 صبور ہی کرے موم فولاد کو  
 صبور ہی سے ہو خاک ناکارہ ر  
 صبور ہی سے خوشدل ہو جائے لول  
 زمانہ میں صابر وہ کہلائے گا  
 دو ہفتے میں بن جائے بدر کمال  
 صبور ہی سے ذرہ بنے آفتاب

صبری سے ہو جزو ہنسکل کل کہ پہلے پہل تیرا رنگین نہال صبری سے ہو بے ثمر با ثمر سہولت سے بات اپنی پوری طبیعت میں ہے صبر کے حکو خو وہ ہے سرسبز صابر و حق گزار صبری سے راضی ہو سارا جہان نہ بول اپنے مونہ سے کبھی صبر کر کر یگانہ حق او سمین حق کے خلاف پنچھوڑ یگا بدگو سے وہ انتقام رہو دم بخود کچھ نہ مارا سمین دم ستم سے کر یگا ستمگر کو خوار او سے کر عطا مرتبہ صبر کا سوئی راہ حق راہ تحقیق دے	صبری سے دم میں بنی غنچہ گل صبری کر اسی باغبان چند سال صبری سے ہو تنم شکل شجر وہ ہے مرد حق جو صبری کر وہی مرد مردوں میں ہر سرخرو قدم صبر میں جنکو ہے استوار صبری سے ہوتا ہے حق مہربان کہے تجھ کو ناحق کوئی بد اگر خدا دیگا خود تیرا انصاف صاف کہ ہے منتقم حق تعالیٰ کا نام کرے ظلم گر کوئی اہل ستم کہ عادل ہے خود ذات پروردگار الہی تو سرور کا سن مدعا مجھے صبر کرنے کی توفیق دی
---	--

### سو لہوان باب قناعت کو فوائد کو بیان میں

جو ہو اپنے طازق سے شہمکو عطا ہمیشہ رہے تو قناعت کے ساتھ	اوسے پر قناعت کر اسی با صفا نہ پہلایا کسی ہاتھ کے آگے ہاتھ
--	---

نہ کر اپنی برباد تو آبرو	ہو اسے اوڑا خاک ست کو بکو
ہمیشہ قناعت سے رکھ اپنا کا	نہ جا جا بجا اوڑ کے مثل غبار
قناعت کا جامہ جو ہو زیب تن	نہ پہنچے کوئی تھک دو محن
قناعت اوسی پر کر اسی مہربان	جو دیر روز روزی روزی سال
گدا بنکے مت جاؤ تم در بدر	نہ گھر گھر پہر و چوڑ کر اپنا گھر
زر و مال کے واسطے روز و شب	اوڑھا سر پہ مت بار رنج و تعب
نہ لے جان پر اپنی رنج اس قدر	کہ بیمار ہو جائے تو سہر
سمجھ لے بعد راستی و یقین	کہ بیدین ہے جسین قناعت نہیں
قناعت سے مفلس تو نہ گرنے	جو بے زر ہو وہ صاحبِ رہنے
قناعت سے نادار ہو مالدار	قناعت سے مفلس ہو اہلِ قمار
قناعت سے ہو جو غنی آدمی	نہین دین و دنیا میں اوسکو کمی
قناعت سے دی حق نے جکو تمیز	سمجھتا ہے کب گنج قارون کو چیز
قناعت سے گنجینہ زر ہر میچ	قناعت سے ملک سکندر ہے بیچ
جو قانع ہو وہ صاحبِ جاہ ہے	قناعت کرے جو شہنشاہ ہے
قناعت ہے اک دولتِ بے زوال	قناعت ہے گنجینہ جاہ و مال
قناعت سے جو صاحبِ تاج ہو	کیا نہ دنیا میں محتاج ہو
قناعت سے ہیں اہلِ عزت عزیز	قناعت سے ہے فخر اہلِ تمیز

فرید و نکلی رکھتا نہیں احتیاج خدا کا اوسی دل سے ہو و نہی ظہور او نہیں حق سے ملتے ہیں دنیا و دین قناعت سے پاتے ہیں کام اہل کام اوسی کے ہیں محتاج سب تاجدار وہ ہے مالک کشور عز و جہا خزانہ قناعت کا ہو جکے پاس کہ ہوتے ہیں اس گنج سے دور بچ نیکجو بحر ص و ہوا توڑ جوڑ	قناعت سے حق نے دیا جگہ تاج قناعت کا روشن ہو کر دلیں نور قناعت جو کرتے ہیں اہل یقین قناعت سے ہیں اہل دل نیک نام قناعت سے رکھتا ہے جو اقتدار جو ملک قناعت میں ہو بادشاہ نہ رکھے کسی سے وہ خوف و ہراس عجب گنج ہے یہ قناعت کا گنج قناعت سر سرور کہی منہ منوٹ
---	--

### ستر ہوان باب وفا کے فوائد کے بیان میں

وفا ہے وفا ہے وفا ہے وفا یہی غم میں لوگوں کا غمخوار ہے بوقت مصیبت وفادار کا کہ تاریکے غم میں آتا ہے کام کہ پتھر ہے آئینہ بے صفا او سے نیک بد نیک کرتے ہیں یا زلف نے کا وہ محرم راز ہے	جو ہیں نیک او کا دلی مدعا زمانہ کا ہمد وفادار ہے ہے محتاج دنیا میں شاوگدا وفادار کا کیون نہ روشن ہونا م وہ انسان نہیں جو کہ ہو بی وفا وفادار کا سب سے ہے اتحاد وہ ہر ایک کا یار دساز ہے
---	---

وفا دار کا سر زمین پر ہے نام	کہ ثبت ادسکا دل کے نین پر ہی نام
وہ محبوب ہے جو وفا دار ہو	محبت کا دل سے خریدار ہو
رہنے میں روشن ہے نام وفا	ہے لبریز ہر وقت جام وفا
رہے عہد پر اپنے جو ستیم	نہ غم ہے اوسے اور نہ ہی خوف و بیم
کوئی بات بھی جکی پوری نہیں	وہ بیدین ہی دنیا میں اہل دین
وہ ہے مقبر صاحب اعتبار	نہ کہی جو وعدہ خلافی سے کار
جو ہیں با وفا مرد حق حق پرست	انہیں یاد ہے عہد روزِ اِست
اوسے عہد پر ہیں وہ اہل یقین	بعہد وفا تا دمِ آخرین
کوئی بے وفا گر وفا سے گیا	خدا اور خدائی سے جاتا رہا
بنا جسم خاکی کو اے اہل خاک	بہ نور وفا صورت جان پاک
وفا ہو رگِ پوست جان ہو وفا	وفا مغر ہو اوستخوان ہو وفا
تیرا عہد ہو اے وفادار ایک	سخن ایک ہو اور اقرار ایک
زبانِ پیرست اپنے اقرار سے	غرض ہو نہ پیراؤ کے تکرار سے
نکلیجائے جو مونہ سربات ایکبار	تجھے ہوا اوسے پر ہی صبر و قوا
وفا سے سراپا ہے بہود و سود	کہ اوفے فرمان حق بالعقود
خدا سے بھی ہو تیرا وعدہ تمام	اگر ہو نہ خزندگی کوئی کام
بخرج حق اگر تو کہیں جا یگا	تو پیرے وفا صاف کہلا یگا

وفا کا لفظ



وہ کرتا ہے کب اپنا وعدہ خلاف محبت کے رشتہ کو دل سیر نہ توڑ سمجھتا دم آخرین او سکویا فدا ادبہ کر سر بسر جان جی وفا سے نہا او سکوا می نیک خو کہ ہو جس سے نقصان عہد وفا زمانے کو مونہہ کیا تو دکھلائیگا کہے گا بشر کون تجھ کو بشر تو ہو گا تیری حسن کا گل چراغ چہا تا پہر گیارہ زمانے سے رو وگر روئی روشن ہے بدر کمال کوئی بھی نہ او سکا خریدار ہے تو ہو سرور اسرور اہل دین	جسے دل ہی نور الہی سر صاف اگر یار حق ہے وفا کو نہ چھوڑ بنے یار جس یار کا ایک بار تیری ہو دی جن دست ہی دوستی محبت کا جس سے تیرا عہد ہو کوئی بات ایسی نہ کر بر ملا اگر عہد سے اپنے پہر جائیگا تیرا بے وفا نام ہو گا اگر اگر لگ گیا بیو فائی کا داغ وفا کی گرا سی گل نہو تجھ میں بو اگر حسن یوسف ہے تیرا جمال نہیں جب وفا محض بیکار ہے وفا پر ہو گر تیرے دل کا یقین
--	--

### اٹھارہواں باب عدالت و انصاف کو بیان نیز

عدالت سے روئی ملک جہان شاد ہو ملک آباد ہو عدالت چھوڑا تی ہی بند و نکم بند	عدالت سے زینت سلطنت جہان عدل و انصاف ہو داد ہو خدا کو ہے کارِ عدالت پسند
---	--

<p>             عدالت سے ہو جکاروشن جبین              عدالت ہے روشن چراغِ جهان              کہ ہر کار میں عدل درکار ہے              تراز و پکڑا ہتھ مین عدل کا              عدالت میں جکا نہو دی عدیل              وہ ہے صاحب تخت و سجت ولوا              یہ بہ بہتر ہے دم بہر عدالت کرے              حکومت ہی جیک کہ انصاف ہے              رہے دوست دشمن پہ یکساں نظر              رہے کچھ نہ باقی ریا عدل میں              عدالت ہو خالی طمع سے اگر              جو لیتے ہیں کار عدالت پہ سول              وہاں کیسے انصاف نا دار ہو              جو بے زر ہوں وہ سمجھو جائیں سنا              جو ہو مرد بے زر رہی خوار و زار              رہے زرد و مفلس یا وہ گو              عدالت سے لے کام وہ شاد کام           </p>	<p>             زمین او سکر رہتی ہی زیر نگین              عدالت سے ہی سبز باغِ جهان              عدالت کا یہ گرم بازار ہے              کراے مرد حق حق سے باطل جدا              شہ دین و دنیا ہی بے قال و قیل              جسے سر پہ ہوتا ج انصاف کا              اگر عمر بہر شہ عبادت کرے              لکھا لوح محفوظ پر صاف ہے              ادا حق عدالت کا ہوتا ہے گر              برابر ہو شاہ و گدا عدل میں              ہے انصاف کا صاف اوسین اثر              عدالت میں پوری نہیں اونکی تول              جہاں زر عدالت میں درکار ہو              جو زر رکھیں وہ پائیں انصاف مانا              جو ہوں اہل زر اونکی مالک ہو یا زار              عدالت سے ہوں اہل زر سرخرو              جو زر رکھے پلے میں اپنے دام           </p>
---	---

<p> جو بے زر ہو قسمت کو رویا کرے  تیرے دل کا روشن لگینہ رہے  ستم دیدہ آجائے گری تیری پاس  تیرے عدل کا اس قدر شور ہو  تیرے آگے ظالم ہلائی نہ کان  عدالت میں ہونام یہاں تک بلند  عدالت پہ تو ایسا پابند ہو  زبردست کے دم تو نیچہ کو پھوڑ  نہ مانتی کرے مور کو پانی مال  نہ مارے کبھی شیر رو باہ کو  بنے پنجہ معدلت تیرا ماتہ  جو کھے بانصاف تحریر ہو  رہے معدلت سے تیرا انتظام  خدا کے لیے کر عدالت کا کار  عدالت تیری اگر شریعت سی ہو  تیرا حکم ہو اگر بحکم قضا  اگر عدل سے ہو نہ شبہ کو عدول </p>	<p> عدالت کو کیا وہ ہے یا مرے  اگر انصاف سے صاف سینہ رہے  تو کر حق سی او کی ای حق شناس  کہ اہل ستم زندہ در گور ہو  ستم گار کی نکلے دہشت سرجان  کہ ہو گرگ ہمایہ گو سفند  کہ ظالم تیری بند میں بند ہو  سرِ ظلم کو دمی عدالت سے توڑ  ہمیشہ ہو بیخوف رستم سے زال  چھپائی نہ ابر سیاہ ماہ کو  ہو بیوند باز و عدالت کراہتہ  زبان سے عدالت کو تفسیر ہو  عدالت کا ہو کام ہر ایک کام  طمع کا نہوا و سین امیدوار  جہان راضی تیری حکومت سی ہو  خدا کی تجھے ہو و می حاصل رضا  نہو گا کبھی رنج و غم میں ملول </p>
---	--

حدالت سر رکھ کر اور اپنا کام کر باقی رہی دہر فانی میں نام

## اونیسواں باب عفت و پارسائی کے ذکر میں

<p>ہیں معصوم عصمت سیر اہل و عیال ہمیشہ بُرائی سے رکھتے ہیں عیال جو ہوں غیر اُن سے چڑھتے ہیں آنکھ جو بدنام ہیں اُن سے وہ دور ہیں فقط اہل غیرت سے رکھتے ہیں کمال نہیں دیکھتے وہ جمال حرام کیسے وہ حق سے گزرتے نہیں ہے خالی طمع سے ہمیشہ کلام بُری بات منہ سے نہ لاتے نہیں زبان پاک رکھتے ہیں وہ پاک ذات بدی کو وہ رکھتے ہیں خاطر سرور شراب اونکے نزدیک ہے آبِ شر دل و جان سے کر حق عفت ادا بدی کو نہ کرا اپنے جی میں پسند کیسا اگر عیب دیکھے چہپا</p>	<p>عفیون کا عفت سے ہے افتخار بدی سے نہیں اونکو دنیا میں کمال وہ نامحرموں سے چہپاتے ہیں آنکھ جو بدکار ہوں اُن سے مغرور ہیں وہ ہیں مرد اہل حمیت کے یار کہیں سے نہیں لیتے مال حرام نظر غیر کے حق پہ کرتے نہیں ہے بے کینہ سینہ اُنہیں صبح و شام زبان پر کبھی فحش لاتے نہیں نہیں کرتے وہ بدکلامی کی بات نہ کہتے ہیں بد اور نہ سنتے ہیں بد زنا کی طرف اونکا کم ہے گزر اگر اہل عفت ہے اسے با صفا بُرائی سے رکھ اپنی آنکھوں کو بند کیسے نہ لہج ہو تو ستر کا</p>
---	---

<p> بچشم چا دیکھ سوئے جهان  وہ ہو بت غیر اے حق شناس  بنے پردہ پوش جهان شل خاک  کوئی عیب سینے میں رکھتا نہو  خدا ہی کا ہو دوست اے با خدا  کرے پردہ پوشی چہا او سکودے  زبان دھوئی فوراً بے آب حیات  کرین تجھ پہ نیک اہل جهان  ولایت میں ہو حق کے حق کا ولی  عیان سب پہ ہو پار سامی تیری  امین ساری عالم کا کہلائی تو  کرین لوگ نیکی سے ہر وقت یاد </p>	<p> رہو ماقط آبروئے جهان  تجھے اپنی عزت کا ہر تہا پاس  ہمیشہ ہو بہتان و تہمت سہ پاک  کیلی بدی دیکھ سکتا نہو  کہورت سے ہو تیرا سینہ منا  کیکو برہنہ اگر دیکھ لے  کری سہو سگر برائی کی بات  بدی کا نہو تجھ پہ ہر گز گمان  زمانے میں مشہور ہو متقی  ہو مشہور عالم بہلائی تیری  یہ تکریم عفت سے جب پاؤ تو  زمانے کا تجھ پر رہے اعتماد </p>
--	--

### میسوان باب شکر و حق شناسی کے بیان میں

<p> بہر حال کر شکر ماضی و حال  ادا دسا کر شکر شام و سحر  کرم جتنا کرتا ہے تجھ پر کریم  کہ کہلائے تو بندہ حق شناس </p>	<p> اگر بندہ حق ہے اے خوش خصال  خدا سے ملین نعمتیں جس قدر  تجھے جتنے دیتا ہے نعمت نعیم  ادا حق سے کراؤ شکر و سپاس </p>
---	--

تیرے سر پہین جتنی احسان ہوئے	تیرے سر پہ حال پر رحم ہر آن ہوئے
کبھی شکر سے اونکے غافل نہو	خبر دار نادان و جاہل نہو
کھڑا ہوتے اور بیٹھے ہر زمان	زبان ہو تیری شکر میں زبان
اگر تنگ ہو تو یہی تو دم نہ مار	بہر حال کر شکر پر وردگار
کہ کر دی غنی مال و زر سے تجھے	خدا خیر دی اپنے گہر سے تجھے
گر لگا اگر شکر حق کے حضور	تو ہو دیگا کفرانِ نعمت سے دور
خدا سے تو غر و شرف پائیگا	اگر صاحبِ شکر کہلائیگا
جو کہائے کبھی پیٹ بہر کے طعام	ادا شکر رازق کر اے نیک نام
تیرا عسر و افلاس سب دور ہو	اگر اپنے رازق کا مشکور ہو
بدرگاہ بخشندہ بے ریا	کیا کر تو سجدہ ادا شکر کا
خدا نے بنایا ہے انسان تجھے	کیا آدمیت کے شایان تجھے
ادب اور علم و بہر دید یا	تجھے مفت یہ مال و زر دید یا
و کہائے تجھے معرفت کے مقام	کیا تیرا عارف زمانہ میں نام
تیرے سینے میں بہر دیا اپنا نور	کہ روشن ہے وہ خاک مانند طور
عطا کی تیری بولنے کو زبان	میان جس سے ہو تو بین راز نہاں
تیری نام کو نامور کر دیا	تیری خاک کو شکل زر کر دیا
تیری حسن صورت کو بنجا جمال	بنایا تیرے رخ کو بدر کمال

مردگار تیرے بنائی ہیں ماہتہ  
 خدا نے عنایت کیے چشم و گوش  
 اگر اس حال میں بھی نہ شاکر ہو تو  
 تو ناشکر بندہ ہے اے بی وفا  
 ہر اک عضو سے کام لے شکر کا  
 یہ شکرانہ سر ہے اسی سرفراز  
 نہ اونچا کری فخر سے اپنا سر  
 یہ آنکھوں کا ہے شکر اسی دو بین  
 کری دیدہ دل سے حق پر نظر  
 رہی دید حق تیرے دلوں پسند  
 بدی پر نہو تبھکو چشم یقین +  
 ہے شکرانہ گوش اسی حق نیوش  
 سے اہل حکمت اسی حق کا کلام  
 کوئی لائی بد بات گر بر زبان  
 زبان کا ہی یہ شکر اسی خوش زبان  
 تیرا ورد تعریف مولا رہے  
 سخن شہد ہو اور شکر بات ہو

کہ نیکی بدی میں ہیں تیری ساتھ  
 سمجھنے کو بننا تجھے عقل و ہوش  
 نہ سمجھے تو اس حق کے احسان کو  
 خدا کا گنہگار ہے بر ملا  
 ادا شکر جتنا ہو کر لے ادا  
 کہ رکھے اُسے تو بخاک نیاز  
 بڑائی پر رکھے نہ برگز نظر  
 کہ حاصل کرے علم میں یقین  
 جو موجود ہے اوس سی پائی خبر  
 کری غیر سے اپنی آنکھوں کو بند  
 یہ نیکی ہو دنیا میں باریک بین  
 کہ رکھی تو ہر بات پر گوش ہوش  
 دہری کان او سپر رہی صبح و شام  
 وہیں دیوی تو کان میں اٹھیاں  
 کہ ہو وقت تقریر شکر نشان  
 زبان ذکر میں حق کے گویا رہے  
 تیری بات میں ذوق اثبات ہو

کہو لے کہی تو زبان سوال  
کیکی شکایت سے رکھے نہ کام  
نہ پرگو ہو تو اور نہ ہو یا وہ گو  
یہ نہ ہو نکا ہے شکر اے دستگیر  
نہوں نہ تہہ جنکے تو ہوا و نکا نہ تہہ  
تیرا نیچہ نیچہ سخاوت کا ہو  
کری تو شنگی سے نہ تہوں کو تنگ  
تیری نہ تہہ ہے جب تک اختیار  
یہ شکر نہ پا ہے اے کارسگار  
پڑا ہو جو بیدست و پاراہ پر  
سفر راہ میں حق کے کرای عقیل  
چلین جب تلک تیرے اپنے قدم  
جد ہر اہل دنیا میں ہر گز بجا  
یہ ہے مال کا شکر اے مالدار  
خزانہ میں رکھے نہ انبار گنج  
بخوبی کرے خرچ سب اپنا مال  
فضولی نہواور نہ اسراف ہو

بجز درگہہ انیر و لایزال  
زبان پر نہ لای تو غیبت کا نام  
کرے راست تقریر اے نیک خو  
کہ ہو دستگیر صنیر و کبیر  
رہی ہر امداد ہر وقت ساتھ  
تیرا نہ تہہ باز و مروت کا ہو  
کہ جاتا ہی اس کام سے نام و ننگ  
نکر بند تو او سکواے بختیار  
کہ ہو راہ پر حق کے تو پاؤں دار  
اوٹھا سر پہلے او سکواے باخبر  
کہ ہو شہکو راہ خدا میں دلیل  
نہ رکھے تو سواری کا اندوہ و غم  
بحرص و طمع مار دے پشت پا  
کہ کر دے تو مال اپنا حق پر شمار  
نہ کہینچے بہت پاسدار می بین بزم  
کہ ہو خرچ در خرچ اہل و عیال  
ضروری ہو جو خرچ وہ صاف ہو



نہ کھلائے دنیا میں مرد بخیل	نہ تنگی میں اپنے کو رکھے ذلیل
تیری زرین ہو سبزہ نعلان	تیرا مال ہو حصہ بیکان
درم اوٹکو جو کہ بے دام ہوں	کرے کام اوٹکا جو بے کام ہوں
یہ راز عقل اور ہوش سے جان تو	یہ ہے عقل کا شکر پہچان تو
کرے تو نہ بے سمجھ کوئی کلام	سمجھ رکھے ہر بات پر صبح و شام
نہیں ہے یہ گھر خانہ جاودان	سمجھ لے کہ دنیا ہے فانی مکان
خدا کا ہے بندہ کنے سر پر یہ فرض	سمجھ لے کہ حق کی عبادت ہی فرض
ہے خالق میرا حضرت کردگار	سمجھ لے کہ بندہ ہو نہیں خاک
نہ مالک نہ حاکم نہ مخدوم ہوں	سمجھ لے کہ میں ایک محکوم ہوں
نجس ہوں نہ آب ناپاک ہوں	سمجھ لے کہ میں تو دھنک ہوں
گناہوں سے میری حالت تباہ	سمجھ لے کہ ہوں بندہ پر گناہ
لیگا تیری ذات کو وصل ذات	سمجھ جب چکیگا تو یہ ساری بات
کہ ہو عقل سے تیری ثابت دلیل	بہلا اس سے کیا ہے بہلا اے عقل
کسی سے ہو غیر حق احتیاج	تیرے سر پر ہو عقلمندی کا تاج
کہ ہو اپنے مالک کا فرمان گزار	یہ شکر حکومت ہے لے شہر یار
مراد اپنی لین تجھ سے اہل مراد	تیرا حکم ہر دم ہو با عدل داد
شکر سے لے داد مظلوم کی	حمایت کرے اپنے محکوم کی

نہ رو بہ پہ ہوشیر زور آزما	نہ حملہ ہو کجشک پر باز کا
کہ رکھے تو طالب کے دل سے خبر	یہ ہے علم کا شکر اسی باہنر
خدا سے تو بات کا اجر لے	ہر ایک شخص کو مفت تعلیم دے
ہنر کو نہ اپنے کرے بے قدر	نہ مانگے عوض علم کے سیم و زر
نہ لے کانچ ہنگ الماس تول	نہ لے کوڑھین اپنے موتی کا مول
کہ بیمار کی ہو دے خدمت میں جیت	یہ صحت کا ہے شکر اسی تندرست
کرے جان و دل سے فدا و سپہ جان	کہیں دیکھ لے گر تن ناتوان
تجھے غم ہو بس اس کے بیمار کا	ہمیشہ معالج ہو بیمار کا
جو بے مال ہوں اونکا ہو مال مو	ہو بیمار کا واقف حال تو
کہ بیمار کے ساتھ بیمار ہو	مریضوں کا یہاں تک مددگار ہو
تیرا بندہ زار نامہ سیاہ	الہی یہ ہے سرور پرگناہ
اسے بخش دو کیہا شکر کی	کر دو اسکو نعمت عطا شکر کی

### اکیسواں باب عفو کے فوائد کے بیان میں

طریق اپنا رکھ بسر عفو کا	اگر بندہ حق ہے اسے باخدا
تیرے در پہ آجائی جب عذر خواہ	گنہگار کا عفو کر دے گناہ
تو اپنے گناہوں کو خاطر میں نہ ل	جب آخر تیرے پاس اہل خطا
تو اپنے خدا کا خطا وار ہے	کہ وہ گرچہ تیرا گنہگار ہے

<p>             تو ہو تجھ پہ فضلِ خدا سے کریم              جو دیگا وہ لیکتا بہ روزِ جزا              کیا جائیگا رحم سے نیک خو              کہ احسان ہی بدلا ہے احسان کا              ہمیشہ بکارِ عبادت رہے              یہہ آسان ہر امرِ مردِ نیکِ انصرم              وہ ہے کارِ مقبول پر دروگاہ              نکر ز درین آکے زور اور شور              تیرے زور بازو میں قوت ملے              بنا قوتی قوت اپنی کو توڑ              ملے تجھ کو نورِ صفاتِ خدا              ہمیشہ رہو عفو سے سرخرو              وہی عفو کے خاصِ مقدر ہیں              جہنم میں جاتا یہہ سارا جہان              نہوتا عذابِ خدا سے رہا              کیسکونہ ملتا سپردِ اغِ بہشت              کہ کرتا ہی بند و نکو غم سے خلاص           </p>	<p>             کر ہی تو اگر اوس پہ رحمِ امی رحیم              کہ آخر عفو سے عفو ہے عفو کا              کر لیکتا اگر رحم بندوں پہ تو              بہلا کر کہ حق سے ہو تیرا بہلا              اگر عفو پر تیری عادت رہی              اگر لے گنہگار سے انتقام              مگر عفو امی یا شکل ہے کار              نہ لے انتقام اپنا لے اہل زور              تجھے حق سے گردست قدرت ملے              تو کم زور ہو زور کو اپنے چھوڑ              گرایا بنے پائے ذاتِ خدا              غضب سے نکر لال چہرہ کو تو              خدا کے جو بندے گنہگار ہیں              نکرتا اگر عفو کو حق عیان              کوئی صاحبِ جرم و اہلِ خطا              نہ پاتا کوئی سیرِ باغِ بہشت              خدا ہی سے ہی عفو کو اختصاص           </p>
--	---

اسی پر ہے دنیا و دین کا قیام	اسی پر ہے اہل یقین کا قیام
مید اس سے پاتا ہے اہل مید	سیاہی کا ہے اس سے چہرہ سفید
گنہگار جب نا امید میمن ہو	خدا سے وہ ہے چاہتا عفو کو
گنہگار کا عفو پر ہے مدار	ہے اہل خطا اس سے امید و ا
مکرم جو ہیں اہل خلق کریم	وہ ہیں عفو کے راہ پرستقیم
یہی خلق ہے خلق پروردگار	یہی وصف ہی وصف مردان کار
اسی پر تجھے عفو کا ہو خیال	جو ہو واجب الرحم اور خستہ حال
وگر ہے گنہگار بد انصرام	سمجھہ او سپہ تو عفو کرنا حرام
کہ ہے وہ کج اطوار مرد شیر	بریتغ او سکو کرست مانند تیر

### بایں سوان باب صدق اور رستی کے فوائد میں

کرے صدق جو مرد صدیق ہے	وہی رہبر و راہ تحقیق ہے
رہ راست پر جو کہ ہر راست باز	وہ بند و نین ہی بندہ سرفراز
زبان پر جسے راست تقریر ہے	او سہ راست بازی میں تو قیر ہے
اگر رستی سے رہے انتظام	تیر ہی راست آجائیں نیامین کام
اگر رستی تجھ کو منظور ہو	کجی تیر ہی اعمال سے دور ہو
تیر ہی خلق کی خلق سنخیر ہو	اگر راست رو صورت تیر ہو
تیر راستی پر اگر ہو کلام	زمانہ میں صدیق و صادق ہونا

<p>             لگی تیر راستی سینہ صاف              ہوئی سچ سے جسکو زبان معتبر              جو ہو راست وہ سر و آزاد ہی              رہ راست ہی راستی منہ نموڑ              جسے راست ہی راستی پر زبان              اویکے زمانہ میں ہیں سید بہجت              تیری راہ پر ہو اگر راستی              یہ باعث ہے دنیا کی توقیر کا              رہ راست پر جو چلے ہو تیار              اوٹھامت رہ راستی سر قدم              اگر راستی سے رہے اتحاد              رہو جان سے راست اور تن سہرا              جو ناراست ہے بیشتر خوار ہے              نہیں بات میں اوسکے ہرگز ثبات              ہے نامعتبر اوسکا کیسر کلام              اگر سچ ہی کہتا ہو اہل دروغ              کوئی اوسکا کرتا نہیں اعتبار           </p>	<p>             اسی سے تیرا ہو گا آئینہ صاف              سخن معتبر ہے بیانا معتبر              باغ جہان مثل گل شاد ہے              جو ہی کج روی نفس کج روی چوڑ              وہی مرد خوشگوار اور تر زبان              جسے راستی سے ملا تاج و تخت              تولائے تجھے راہ پر راستی              سراپا عمل ہے یہ تسخیر کا              وہ منزل پہ پہونچیکا انجام کا              نہ چل ایسے رستے تو بیش و کم              رہے سر و سر سہر باغ مراد              بصدق دلی دوست دشمن سہرا              جو چوٹھا ہے وہ در بدر خوار ہے              کری جو کہ کذب اور بناوٹ سی بات              ہوا جھوٹا ہے جسکا بدنام نام              نہیں بات کو اوسکے ہرگز فروغ              ہوا کذب سے جو زمانہ میں خوار           </p>
--	---

جو سچا ہے بے سچ کے رہتا نہیں کیکی تو خاطر سے سٹ چھوٹ بول تیرا سر نہی جائے اگر جان جا اگر سچ سے ہوگا تو عذاب اللسان تیری بات گر چھوٹ سے دور ہے اگر سچ پہ ہو دیگی شہرت تیری اوٹھالے رہ کچھ سے گرا پنا گام اگر سچ سے حاصل کرے برتری	زبان سے کہی جو ہٹہ کہتا نہیں خبردار مت قندین زہر گہول زبان پر گر چھوٹ آنا نہ پاک کہینگے تجھے لوگ شیرین زبان شہادت تیری سب کو منظور ہے زمانہ میں ہو دیگی عزت تیری کہینگے تجھے راست رو خاص عام لیکی تجھے سرور اسروری
---	---

### تیسواں باب دیانت و امانت کے فوائد کے بیان میں

وہ پاتے ہیں جو ہنگے اہل یقین دیانت سے لے مرد دین منہ منوڑ دیانت سے پایہ اگر پائیگا امانت سے حاصل ہے ملک امان دیانت سے پر نور ہے نور دل امانت سے تھمکو امان ہو نصیب تجھے نور ایمان امانت سے ہی امانت ہے سرمایہ سرور	امانت سے ایمان دیانت سے دین امین ہی اگر تو امانت پنچھوڑ تو لاریب دیندار کہلائیگا دیانت سے ملتے ہیں دونو جہاں امانت سے ہے جلوہ گر طور دل تیرے جسم کو نور جان ہو نصیب زمانہ میں عزت دیانت سے ہی امانت سے حاصل ہے دین پرور
---	--

<p>امین کب ہے حسین امانت نہیں  امانت سہی ہے مرد با اعتبار  جسے حق نے بخشا امانت کا گنج  امین کا خزانہ ہے بے انتہا  اُسے دین و دنیا کی دولت ملے  کہو حق سے تو اور کیا پائیگا  دل و جان سے شکر خدا کر ادا  امانت کی وہ سب نگر گزار ہے  امانت ہے زور تن ناتوان  امانت سے رکھتا ہو جو اتصال  ہر خلق امانت پیغمبر کا خلق  جو ہیں مرد حق اہل حق کے نسا  دیانت سہی انسان کا روشن ہر دین  امانت سے جو نامور نام ہے  لما ہے امانت سے جسکو جمال  ہر اہے ہمیشہ امانت کا باغ  امانت کا جسکو خزانہ ملے</p>	<p>وہ بیدین ہے حسین دیانت نہیں  دیانت سہی ہے سرخرو اہل کار  لیا اونے وہ گنج بیدست رنج  وہ ہے چشمہ فیض و بحر عطا  جسے حق سے گنج امانت ملے  امین گر زمانے میں کہلائیگا  امانت سے پائے اگر مدعا  کہ مانند گل او سکا ہر خار ہے  دیانت سہی جان دل نیم جان  وہی مرد ہے واصل با کمال  دیانت سہی دنیا میں حیدر کا خلق  نہیں کہنیتے وہ امانت سہی تہہ  امانت سہی حاصل ہے صدق و یقین  وہی سرخرو شل زر نام ہے  وہ ہے نور غور شید اوج کمال  ہر سبزو خرم دیانت کا باغ  اوسے حق سے سارا زمانہ ملے</p>
---	--

<p>اوسے پیار کرتے ہیں مانند جان امانت کی کشتی پہ ہو کر سوار امانت سے سرور کو سرور بنا دیانت سے دی مجھ کو اغوازدین</p>	<p>سمجھ لیں امین جگو اہل جہان اوتر سرور را بحر حیرت سے پا الہی مجھے کر دیانت عطا امانت سے کر دے غنایت یقین</p>
<p>چو بیسوان باب شجاعت و دلاوری کے بیان میں</p>	
<p>جو ہو چت و چالاک مانند شیر نہ کابل نہ طالب ہو آرام کا پنچوڑی ہو جب تک گلاس کے تاتے بنے شیر اور کار شیری کرے عدو کو جسے دیکھہ سرور ہو کھلیں برق کی جسم سے پیچ و تاب بہادر نہیں بنے بہادر ہونا نام کرین پہلے نام اوسکا و رد زبا کرے راہ دشمن کی میدان بند کسی عیب سے ہو نہ معیوبہ رہے وقت کو وقت چالاک حُیث بہ سختی ہو مانند سنگ آب گل</p>	<p>وہ ہی مرد مردوں میں مرد دلیر پڑی وقت جب کام کے کام کا دلیری سے جس کام میں ڈالنا ہوتا دلاور بنے اور دلیری کرے وہ مرد ایسا مرد جوان مرد ہو وہ لے جبکہ قبضے میں تیغ پر آب دلاور خطاب اور بہادر ہو نام جولین ہاتھ میں لوگ تیغ و تلوار بنے جنگ کی وقت کوہ بلند غضب سے نہواپنے مغلوب وہ نہ کابل ہو وہ کام میں اور نہ بہ شکل دل شیر ہو اوسکا دل</p>



<p>             بہر عقل سے اوسکا ہو مغزو پوست              پکڑے اگر خاک کو زر کرے              نہو بچے دشمن کی گرمی سے سرد              نہیں رو بروا کے ہوتا ہزار              نہیں اوسکو کچھ حابت تیغ و تیر              نہیں اوس جگہ جسم فریب کا کام              بظاہر دکھاتا ہوا کرو نہر              پڑا کام جدم تو رہا یگ              توشت اپنی دکھلا یگا بر ملا              نہیں اوسکو ملک جہان میں کے              وہی مرد کرتا ہی مرد و نہیں شو              شجاعت ہی مشکل میں شگلش              جو سر رکھو ہاتھون پہ وہ تاج لے              شجاعت سی قائم ہی ناموس و ننگ              ہوا ختم جپر شجاعت کا کام              ہوا نامور حاکم روم و روس              بہت نیز و تیر خنجر کے ساتھ           </p>	<p>             نہو دشمن عقل اور جہل دوست              کرے اپنا جو کام بہتر کرے              رہے مرد مردوں میں وقت نبرد              دلاور ہو کر ایک ہی مردگار              بہادر ہو کر مرد شمشیر گیر              دلیری کا ہے دل ہی سے انتظام              و گز فریبی سے بنا گا و نہر              نہیں دل تو آخر کو پیچھا یگا              وہ دیکھیگا جب سا ہمنام شیر کا              اگر دل میں انسان کے ہو محکم              جسے دل میں ہو دی دلیری کا زور              شجاعت سی فرحت ہی وقت بلا              کر ہی جو شجاعت وہ معراج لے              شجاعت سی پاتے ہیں میدان جنگ              شجاعت سی رستم نے پایا ہے نام              شجاعت سے اسکندر فیلفوس              شجاعت نہیں جو کہ لشکر کے ساتھ           </p>
---	---

اکیلے نہو رو بروئے عدو	لڑی اور کرے قتل بدخواہ کو
اکیلے کری جو ہزار زمین جنگ	بہادر ہے وہ صاحب نام و ننگ
لگے ہاتھ گر سر کو دشمن کے توڑ	شجاعت سی تو سرور امانہ نوڑ

### پچیسواں باب سخاوت کو فواید کے بیان میں

سخی ہے سخی ہے سخی ہے سخی	جو ہے مرد حق اور خدا کا ولی
سخی سر نہ چشم نمناک ہے	سخی راحت جان غمناک ہے
ہے مانند خور و سکا سایہ بلند	سخی کا ہی مرد و نہیں پایہ بلند
سخاوت سے گمراہ ہو اہل راہ	سخاوت سی بدخواہ ہو خیر خواہ
سخاوت سی بندہ ہو شاہ جہان	سخاوت سے قطرہ ہو بحر روان
سخاوت سے مملوک سولا بنے	سخاوت سے بیگانہ اپنا بنے
سخاوت سی واصل ہو مرد خدا	سخاوت سی حاصل ہو حق کی رضا
نہال سخاوت برومند ہے	سخی کا سخاوت سے پیوند ہے
سخاوت ہے گنجینہ سروری	سخاوت ہی سرمایہ محترمی
سخاوت سی قلم جان شاہ ہے	سخاوت سی ملک دل آباد ہے
برابر برستا ہے مثل سحاب	زمانے پہ مرد سخی با صواب
سبھی ایکساں اوکے ہیں و برو	کوئی دوست ہو یا کوئی ہو عدو
وہ کافر ہو یا اہل ایمان کوئی	یہودی ہو یا ہو مسلمان کوئی

سخی کی کسی سے نہیں دشمنی  
 سوالی کی دیکھے سی ہر صبح و شام  
 سخی کا مبارک ہر دہ گنج و مال  
 سخاوت پہ دل جکا بیتاب ہو  
 سخی کا ہے ممنون زمانہ تمام  
 زمانہ میں مرد سخی گر نہو  
 اُسی مرد کا نیک انجام ہے  
 سخاوت میں جکا کہلا ہاتھ ہے  
 برس جلے ابر سخاوت چہان  
 سخی کا تارا ہے روشن دمام  
 دیا حق نے ہر گرتجھے مال و زر  
 سخاوت سے رکھہ اس قدر انتظام  
 تیرے در پہ آئو گراہل سوال  
 کہ وہ مال کو تیری سر پر اٹھا  
 مبارک وہ در ہو کہ جس کو ساتھ  
 سخی کا ہے کیا نیک گہ واد واد  
 سخی کے ہن کیا ہاتھ صلے

نہیں دل میں کچھ اوسکے ماو منی  
 سخی شل زر سر خر و ہر دمام  
 نصیب اپنا لین جس سے اہل سوال  
 گہر اوسکی آنکھوں میں بے آب ہے  
 سخی کا ہر مشکور ہر خاص و عام  
 نہ پوچھے کیسے کوئی حال کو  
 سخاوت میں جکا سخی نام ہے  
 اُسے مال و زر ہاتھ کر ساتھ ہے  
 ہو سر بنر سارا زمین و زمان  
 وہ ہے مثل خور جلوہ گر صبح و شام  
 خدا کے اوسی راہ میں خرچ کر  
 کہ ہو مثل حاتم تیرا زندہ نام  
 جو مقدور ہو کر عطا گنج و مال  
 جہان چاہیے تجھ کو پوچھا یگا  
 ہو سائل کھڑا دونو پیلائی ہاتھ  
 کہ ہو بکے در پر فقیر و ن کو راہ  
 کہلے جکا پنجہ بنام خدا

یہہ بوجھ نیکی کا گروہ سکے	سناوت تو کر جس قدر ہو سکے
سناوت سے ہے حق کی رحمت نصیب	سناوت سے ہے باغ جنت نصیب
کہ ہو باغ جنت کا تازہ نہال	سناوت کا یہ پہل ہے بالکمال
عطا کر براہ خدا سربس	اگر سرور اتجھ کو حق دیکو زر
بہادا وہین چوڑ جائی کہین	نہ کہہ دا بکراو سکو زیر زمین
وہ سب بانٹ لینگے تیرا مال	تیرے بعد ہے جتنا تیرا عیال
تیرا نام ہی بلکہ لینگے نہیں	تیرے نام پر کچھ وہ دینگے نہیں
زر و مال سے خود خسرو دا ہو	یہہ بہتر ہے تو اب ہی ہوشیا ہو
کیسا نہ کہہ اپنے دلین ہر اس	اوٹھا دے جو ہو نقد و عین اپنے پاس
زر و مال سے گھر کو کر دے صفا	کہلا اپنے یاروں کو اور آپ کہا
اوسی طرح مالک کے جارو برو	صفا آیا تھا جیسے دنیا میں تو
زر و مال جب چوڑ کر جائیگا	وگرنہ بہت سخت پچھتاہیگا

### چہ بیسوان باب علم و ہنر کے فوائد کی تشریح میں

جو ہو صاحب علم و فضل و کمال	گذرتا نہیں اوس پہ رنج و ملال
زمین پر کرے بیٹھ سیر فلک	رسمی تیری ہو اگر مسلم تک
خدا آئے تجھ کو نطفے حجاب	اوٹھا دے اگر دل سے اپنی نقاب
کہ دنیا میں بیکس ہے کنج کمال	مے کامل جو رکھتا ہو کب کمال

ب

رہو علم کے واسطے جان نشان  
 بہ طفلی جوانی و پیری مدام  
 مبادا کہ دنیا میں نادان ہے  
 تیرے ساری ہم چشم اور دو تدا  
 تیرے ساتھ کر پائین عز و قدا  
 ہین بستانفق اسبہ اہل دلیل  
 جو ہے دولت بے بہا علم ہے  
 خدا علم کا جسکو اقبال دے  
 رہا علم سے جسکا خالی دماغ  
 جسے علم کا حق سے مایہ لے  
 سمجھ علم کو مال و زر سر عزیز  
 اگر علم میں جانفشانی کرے  
 اگر علم میں تو عرق ریز ہو  
 نشان ہو زمانہ میں باغ و خان  
 تیری ساری دنیا میں تو قیر ہو  
 جد ہر جائیددیکہیں تجھے مثل ماہ

کہ ہونیک دنیا میں تیرا سبب  
 کہ ہو جسم میں خلق کے مثل جان  
 فقط علم سے اپنا رکھتے نظام  
 جہالت پہ اپنے پشیمان ہے  
 ہنسن ہونہ پہ اگر تیری برق دا  
 فقط تو ہی رہ جائے ناکردہ کار  
 کہ ہے مرد بے علم خوار و ذلیل +  
 جسے کہتے ہین کیمیا علم ہے  
 وہ تصویر بجان میں جان ڈال دے  
 نہ روشن ہوا اسکے گہر کا چراغ  
 اسے سر بلندی کا پایہ ملے  
 کہ بن جائے ناپزیر سے ایک چیز  
 بہ لطف و خوشی کامرانی کرے  
 طبیعت میں تیری نمک تیر ہو  
 تیرا نام ہو نامور در چہان  
 زمانہ تیرا چاشنی گیر ہو  
 تیرے راہ پر ہو دین سب براہ

خدا کو تو پہچان لے بندہ وار	تیرے دل کو ہو معرفت سر قرار
یقین سی ہوں انکسین تیری برین	زبان ہو ویذاکر بذکر یقین
ادب پائی دل میں تیری امتزاج	بخلق نگو ہو وی اچھا مزاج
تیرے ساری ہم جنس خرد کلان	تجھے جان لین اوستا د زمان
تیرا نام مشہور عمامہ ہو	تیرے جسم پر مخضر کا جامہ ہو
جد ہر جانی تو آئین لینے کو لوگ	ہوں سب مستعد جان نیو کو لوگ
شہنشاہ ہو دین تیری قدرون	رعیت ہو ساری تیری مہربان
یہ ہی رتبہ اے فوجوان علم کا	کہ سب تیری ممنون ہوں شاہ و گدا
سنواری گا گر اپنے تو آپ کو	زمانہ میں پائیگا نام نگو
لے علم گر خرچ کر اپنا گنج	اوٹھا جقدر اوٹھ سکے بار رنج
اگر مال و زر بھی نہو تیری پاس	تو خدمت سے لے اسکو احق شاس
غرض جس طرح ہو سکی کہ حصول	کہ ہو حمت حق کا تجھ پر نزول
اگر علم دے تجھ کو پروردگار	بڑا دسکی تو قیرے باوقار
نہ پرورد بدر بنکے دریوزہ گر	وگر نہ تو کہلائیگا بے ہنر
نہ لے حق تسلیم قدرے قلیل	نکر اپنے رتبہ کو خوار اور ذلیل
جو بے زر ہو اوس سے نہ کہ تو دریغ	برس ہر اس کو سپہ مانند یغ
تیرے فیض کا چشمہ جاری ہے	تیرا پلہ میزان میں بہاری ہے

## ستائیسواں باب تامل کے فوائد کا ذکر میں

<p> ہر ایک کام سے لے نکلے ہیں کام  تو ہونیک انجام اُس کام کا  جو ہو وہی بعین یقین دوہر میں  جو ہیں دور میں اونہ یہ قرض ہے  کہ آخر نہواو میں خوار و ذلیل  کہ تعجل ہوتا ہے شیطان کا کام  ہمیشہ گرفتار تذلیل ہیں  ہر سبزو شاداب نخل مراد  کہ پھونچائی انجام پر کام کو +  وہ خو نیز ہے فتنہ انگیز ہے  سراپا ہے نامعتبر جان میں  چلی جاتی ہے رایگان اُسکی بات  نبات اوسکی تقریر شکر ہے بات  سمجھتا ہی ہر بات کا گرم و سرد  تامل کرے جو کہ مرد یقین  تامل سے ہے نامور آدمی </p>	<p> جو ہیں با تامل وہ ہیں اہل تامل  گر آغاز میں سوچ لے انتہا  وہ ہے اہل بنش بنور یقین  تامل ہر اک کام میں فرض ہے  سمجھ سوچ لے کام میں ای عقل  سہولت سے کر کام کا انتظام  پیشان میں جو اہل تعجل ہیں  دل اہل غم ہے تامل سے شاد  تامل سے سوچ اپنے انجام کو  زبان جسکی زبیر تیز ہے  جو بے سوچے کھدی زبان سحر خیز  نہیں سنتے اہل زبان جسکی بات  اگر بات میں ہو دی پائی ثبات  زمانہ میں جو با تامل ہو مرد  خطا کام میں اپنے کہتا نہیں  تامل سے ہی بے خطر آدمی </p>
---	--

تال سے دے حکم امی شہر یار	کہ ہو دینہ انجام کو شرمسار
تیرے دل کا مقصود دلخواہ	تال اگر رہبر راہ ہو
جو یمن ال ل ال دین ال فن	نہیں بے تال وہ کرتے سخن
جو شکل کوئی تھمکو آجائی پیش	تال سے کر چارہ جوئی پیش
تال ہے چارہ گر درد بان	تال ہے عقدہ کشائی جہان
تال سے ہوتے ہیں سب کام تیر	تال سے ہوتا ہے روشن ضمیر
کیا کسی سے سنی جبکہ حال	تال سے کر غور و سین کمال
یہونچ مقل سے ادسکی تصدیق کو	تال سے سوچ ادسکی تحقیق کو
سعادت ادسے سرور یار ہے	تال سے جکوسر و کار ہے

### اٹھائیسواں باب حق صحبت کو بیان میں

یہ ہی حق صحبت سنائی نیک خو	کوئی دوست ناراض سمجھ سہو
جو آئی تیری پاس جائے خوشی	جو پہونچے تیری پاس پائی خوشی
جو ہم صحبتی میں تیرا یار ہو	پہر حال تو او سکا غمخوار ہو
رہی حق صحبت کا دل میں خیال	بہولائی نہ ست اسکو امی بالکمال
سمجھ لے عزیز اپنے اصحاب کو	کری پیار تو دل سے اجاب کو
ہمیشہ مددگار ہو وقت پر	محبو نکا تو یار ہو وقت پر
ہنودوی کہی اُن سے چین چین	کری ادکی خاطر بہ صدق و یقین



بہ الطاف و اعطاف ہو مہربان  
 کرے جب کرمی اُنسے شیریں کلام  
 محبت کے پابند ہوں تیری یار  
 تیری بات پر جان فدا سب کریں  
 جو ہوں لایق صحبت اور اتحاد  
 کبھی اونکر گہر ملنے کو جائے تو  
 تیرے گہر میں محفل رہی اُنکی گرم  
 رہی بزم میں تذکرہ علم کا  
 زبان پر ہو ہر ایک کر ذکر حق  
 فنا ہے جو ہوں اور قصے دروغ  
 کیلکی شکایت نہ ہو ہر زبان  
 نہ غیبت کا اور سوقت مذکور ہو  
 ہنسے سخن می سہی نہ کچھ کام ہو  
 نہ مطرب ہو کوئی دہان نغمہ زن  
 ہو در زبان سب کے نام خدا  
 تیرے بزم میں ایسی صحبت رہی  
 تو ہو میر مجلس دہان مثل شمع

مجھوں پہ تو صاف ہو مہربان  
 پہنایے سچھا اونکو الفت کا دام  
 دلی دوست ہو دین تیری دوست  
 تیرے حق میں حق سہی دعا سب یز  
 ملے اُن سہی تو دہم شاد شاد  
 کبھی اپنے گہر میں بلا لائے تو  
 بخوبی و لطف و تسلی و شرم  
 کھیلے سہی سہی مدعا علم کا  
 بدل سب کے مرکوز ہوں کر حق  
 نہ ہی اُن سہی محفل کو اپنے فروغ  
 نہو کوئی جھوٹی حکایت بیان  
 کیسا تہنک نہ منظور ہو  
 خدا کا فقط ہر زبان نام ہو  
 نہ رقاصہ زینت وہ انجمن  
 کلام اونکا ہو بس کلام خدا  
 کہ گرمی میں سب کے محبت رہے  
 تیرے گہر میں دوست ہو جائیں

برابر دمان سب کی توقیر ہو	پہلی بات ہو اچھی تقریر ہو
اوتیسواں باب اُن لوگوں کے بیان میں جو صحبت کر لائق ہیں	
جو صحبت کے لائق ہیں دنیا میں ہر	وہ ساری زمانہ میں ہیں چند کس
انہیں سیر ہے تیری صحبت مدام	جو صحبت کے لائق ہوں ایک نام
اول صاحب علم و ہنر	
رہی اولاً تیری صحبت مدام	باصحاب علم و ہنر صبح و شام
ہنر کیجئے اور سے ادب پائے تو	شریفوں میں ذی علم کہلائے تو
جو ہوں باہنر تیرے اصحاب ہوں	جو اہل فضیلت ہوں اجاب ہوں
محبت باہل لیاقت رہے	فقہوں سے ہر وقت صحبت رہے
مزا اونکی صحبت کا پائے ہمیش	محبت کی لذت ادھائی ہمیش
دوم اہل عرفان	
دوم جو کہ ہوں عابدان خدا	شنا سائے حق عارفان خدا
رہیں تیرے ہم بزم اور دوستا	ملے جنکو ملنے سے دیدار یار
تبھیے اون سیر حاصل ہو علم الیقین	رہی تو بعین الیقین دور بین
نبین تیرے اصحاب اصحاب حق	تیرے ہو دین اجاب اجاب حق
تیرے دل کو دین اہل دل وہ جلا	نظر جس سے آجائے نور خدا
تیسرے غلط خان	

سیوم وعظ گو وعظ خوان اہل ہند کہ اوں سے ملے تجھ کو راہ خدا برائی تو دے چوڑا چاہا بنے رہ حق پہ ہوں وہ تیرے رہنا ہمیشہ رہے اوں کی محبت میں تو	تیری دام الفت میں ہو جائیں بند خدا ہی میں کہلائے اہل صفا نکل تو غلامی سے مولا بنے ہدایت میں ہوں ہادی پیشوا بنے نیک حاصل کرے نیک خو
--	--

### چوتھے استاد

چہارم جو ہو دے تیرا استاد رہے اوں کی محبت میں تو صبح و شام کہلین اُس سے اسرار دنیا و دین ملے تجھ کو علم اور فضیلت کا خسر رہی کچھ نہ دنیا میں تجھ کو کمی زمانے میں کہلائے خیر العباد	رہے اوں سے تیرا دلی استاد کرے روشن اپنا لیاقت میں نام تو ہو واقف راز حق الیقین * خدا تجھ کو دے فخر و عزت کا خسر بہوں میں بنے تو پہلا آدمی بنے سب میں مخدوم اور استاد
--	---

### پانچویں طبیب

رہے پانچویں دل میں شوق تمام معالج جو ہو مرد دانا طبیب غینمت سمجھو اوں کی محبت کو تو کہ وہ صاحب عقل و تدبیر ہے	لبیبوں کی محبت سراسی نیک نام محبت سے ہو تیرے دل کا حبیب جگہ دل میں دے اوں کی الفت کو تو علاّت میں تیرا خبر گیر ہے
--	--

کبھی جب تو بیمار ہو جائیگا	تو وہ بن بلائے چلا آئیگا
دکھائے وہ مشکل کتنا ہی تجھے	بلا سے وہ دیکھا رہا نہی تجھے
تیرا حافظ تن رہیگا وہ مرد	سمجھ لیگا جتنا ہے گرم اور سرد

### چھٹے شاعر

ششم شاعر خوش زبان خوش کلام	تیری ہو وی صحبت میں ہر صبح و شام
خوشی کا وہ باعث رہے دہم دم	بفرحت تیرا دور کر دیو غم
بہ تقریر خوش شاعر بذلہ سنج	اڑھا دیوے دل سے تیری بار بج
تیرے نام نامی کو روشن کرے	تیری خار کو شکل گلشن کرے
رباعی کبھی اور کبھی ہو غزل	تیری بزم میں پیشکش بر محل
تیرا نام زندہ رہے حشر تک	محبت جو شاعر سے ہو یک بیک
تصانیف میں اوکے امینک نام	تیرا نام قائم رہے تا قیام

### ساتوین راست گو

جو ہو راست گو ساتوین کوئی یا	تیرا اس سے نکلیگا ہر وقت کا
تیرے عیب کھدیگا وہ روبرو	رہیگا بدل جس سے آگاہ تو
جو سچ ہو گا کھدیگا وہ بر ملا	نہ کہیگا عیبوں کو تیرے چہیا
بہت فیض دے تجھ کو پہونچائیگا	سوئے راستی راہ دکھلائیگا
وہی جو ٹ سے تجھ کو رکھیگا باز	جو ہو گا تیری بزم میں راست باز

## آہوین غنی و مالدار

جو ہو آہوین آدمے مالدار	تیرا آشنا ہو دھڑے پاؤ تار
کہ وہ آئیگا تنگ دستی میں کام	مدد دیگا سختی میں ہر صبح و شام
زمانہ میں بروقت رنج و ملال	فدا تہیہ کر دیگا وہ اپنا مال
غنی ہو گا جب تیرا وہ دوست	بنیگا تیرا وقت حاجت کے یار
اگر دیکھ لیگا تجھے تنگ دست	تیرا سارا کر دیگا وہ بندوبست

## نوین حاکم وقت

نوین حاکم وقت دساز ہو	تیرے راز کا محرم راز ہو
کہ ہو جائے حاصل تجھے ایمنی	نہ دشمن کوئی کر سکے دشمنی
جو ہوں تیرے بدخواہ تجھے سی ڈیلا	عدو بتنے ہوں ساری غم میں مرزا
زمانے میں ہو حکم تیرا روان	تیرے زیر فرمان ہوں اہل چنان
تیرے حاکم وقت گہرا نیگا	تو اندیشہ دشمن کا اوٹھہ جائیگا

## دسویں یار و فادار

ہو دسویں و فادار جو تیرا یار	وہ لایق ہے صحبت کے امی و ستار
کہ ہو دیگا منخوار وہ وقت غم	گئے گا سعیت میں وہ تیرے دم
رہیگا تیرے پاس شام و عصر	نہ جائیگا وہ چوڑ کر تیرا گھر
ہمیشہ و فادار کے دوستی	تجھے وقت سختی کے کام آئیگی

غنیمت ہو کر ہو و فادار دوست	تیرا یار جانی ہو اسی یار دوست
تیرے عیب ساری چھپا بیگا وہ	زمانے میں اچھا بنا بیگا وہ

### گیارہویں عورت صالحہ

زن صالحہ گیارہویں پارسا	اگر ہو وی صحبت میں ای باجیا
غنیمت سمجھو اسکو کہہ دل سہ دوست	بنالے تو اپنا اُسے منفرد پست
تیرا اُس سے آباد ہو و بیگا گھر	بعیش و خوشی ہو گا شام و سہر
جب آئیگا تو گھر میں اندو گھین	گرہ غم کی وہ کہول دیگی ہین
وہ دیکھیگی جدم تجھے خشتناک	تو کر دیگی اپنے کو غم میں ہاک
تیری مال کی ہوگی وہ پاسدار	تیرے غم کی ہو دیگی وہ غمگسار
پڑیگی اگر تیرے چہرہ پہ گرد	تو ادھ بیگا دل میں اُسے صاف دُر

تیسواں باب اون لوگوں کے بیان میں جو صحبت کے لایق نہیں ہیں

جو دنیا میں صحبت کے لایق نہیں	محبت نہ کہہ اون سے ای مرد دین
اگر اون کی صحبت میں جا بیگا تو	سرا پا نداشت اوٹھ بیگا تو
تیرا ہوگا بدنام دنیا میں نام	تیری زندگی ہوگی شہر حرام
جو اہل شہارت ہیں بدکار ہیں	محبت کے کب وہ سزاوار ہیں
بیان اون کا سن مجھ سے اہل حق	میں دیتا ہوں اب اوکا بھگتو

### گنہگار فاسق

سیدہ دل سیدہ کارنامہ سیاہ سمجھہ اوسکو دنیا میں اپنا عدو کہ پاتا ہی گلشن میں گل گل سوزنگ لیگانہ خود میں سے غیر از خودی بہلا کس طرح وہ تیرا پار سے	ہے اول جو ہو مرد اہل گناہ نر کہہ اوسکو صحبت میں ای نیکنو سر اپا بدل یگا وہ تیرا ڈھنگ بہلا بد سے کیا پائیگا جز بدی سمجھہ جو خدا کا گنہگار سے
--	---

### بے ادب بد خلق

نہ بن آشنا اوسکا ای نیک خو اٹھائیگا تو جس سے بار تعجب نر کہہ اپنی صحبت میں اذکنو انیس نہ دے اپنی مجلس میں تو اوسکو راہ کیکو کہان اوس سے بہبود ہے	جو ہو بے ادب اور بد خلق ہو کہ تجھ کو بھی کر دیگا وہ بے ادب نہو بے ادب سی کہی ہم جلس اگر خلق میں ہو وی بد خلق شاہ کہ خلقت میں بد خلق مردود ہے
--	--

### بی وفا بد عہد

نر کہہ دل میں مطلب کسی بات کا نہ اوسکی محبت کو منظور کر وگر نیکے مہ چہرہ دکھلائے وہ نہ دل حسن ظاہر پہ اوسکے لگا خریدار تو اوسکا ہونا نہیں	جو ہو بی وفا اوس سے ای با وفا اوست اپنی صحبت سے تو دور کر اگر ہمسر مہر بنجائے وہ نر کہہ اوسکی صورت کو آنکھیں اٹھا بے شکل یوسف بھی گروہ کہیں
---	---

کہ بد عہد انجام میں خوار ہے | محبت میں وہ سرد بازار ہے

### بیدیا نیت خائن

جو ہو بے دیانت نہیں اہل میں	سمجھت امانت میں اُسکو میں
نہ دیر اپنی صحبت میں اوسکو مان	ہمیشہ رہو اوس سے تو بد گمان
نہیں قول و فعل اوسکا باعتبار	اُسے اپنی مجلس سے رکھ کر کٹا
نہی ادسکی تحویل میں اپنا مال	کر کر دیگا وہ مال کو پائمال
وہ اہل خیانت ہے بے اعتماد	نہیں اوس سے واجب کہی استعا
امانت نہیں جس میں ایمان نہیں	وہ آدم کی صورت ہر انسان نہیں

### سنا فاق

سنا فاق جو ہو مرد ظاہر پرست	وہ ہے حق سے محروم روزالت
سیاہی سے ہے اوسکا سینہ سیاہ	ہے مردود عالم بحال تباہ
بدل بکا دشمن بظاہر دوست	ہے بے مغز بے مغز کا مغز و پوست
کہی ادسکی تو دوستی پر نہ ہول	وگر نہ تو آخر کو ہو گامول
ہے قرآن میں لکھا بصدق یقین	کہ ہے اوسکا گہرا سفل اسافلین

### دروغ گو

جو کاذب ہو کذاب بے اعتبار	وہ بیدین ہی بیغرت و بے وقار
کہی سچ ہی کہدے گراہل دروغ	نہیں قول کو اوسکے ہر گز فروغ



زمانے میں کاذب ہوا جکا نام جسے جھوٹا کہنے کی عادت تھی	نہیں ہے اسے غرت و احترام ملق اسکی ساری عبادت ہوئی
زمانے میں ذلت ہی اسکو نصیب نہ بازمین او کے امیر بادشاہ	نہیں قرب میں راستوں کے قریب نہ کاذب کی کر دوستی اختیار

### ظالم ستمگار

جو ہووے ستمگار اہل ستم کہ ہر دل سے وہ دشمن جان خلق	قلم دوستی اسکی کر یک قلم بجان جس سے ہر جان حیران خلق
زمانے کا ہر ناک میں جس سے دم بنایگا اگر تو اسے اپنا یار	نہیں اس سے خوش دل کو نبی اہل غم سمجھ لیگا بد خواہ کو دوستدار
تو بنجائیگا دشمن خاص و عام	کر گیا زمانے میں بدنام نام

### زنا کار

جو ہووے زنا کار شہوت پرست ہمیشہ سمجھ اسکو اپنا عدو	محبت کا امت اس سے رکھہ بندو ملاوے اسے خاک میں آبرو
نہ بن آشنا اسکا بہر خدا زنا کار بد خلق و بد انصدام	کہ نازل نہو تجھ پہ قہر خدا نہیں لایق صحبت اسے نیکنام
رہے تجھ سے گر دور بہتر ہے وہ	کہ کل نفع انسان سے بدتر ہے وہ

### پھر ورنہ

کوئی چور ہو یا کوئی راہ زن خبردار تو اوس سے صحبت نہ رکھ چور اگر وہ کہتا ہے لوگوں کا مال وہ ہے راہزن مرد بے راہ ہے کہے اوسکی عادت سراپا بدی اڑا ہفت لیجا بیگا تیرا مال سمجھ لقمہ فی الفور کہا لیگا چور اوسے تال بگور پو سچا نیگی	زمانہ میں تو دوست اُسکا نہ بن وہ دشمن ہے اُس سے محبت نہ رکھ تو وہ سانپ اپنے بغل میں پیال بدی سے زمانہ کا بد خواہ ہے اوسکی عادت سراپا بدی اڑا ہفت لیجا بیگا تیرا مال سمجھ لقمہ فی الفور کہا لیگا چور اوسے تال بگور پو سچا نیگی
--	--

### دیوٹ بے غیرت

جو دیوٹ بے غیرت اور خوار ہے خدا ہی میں ہے خوار وہ بد شعا نہ کہہ اوسکو صحبت میں آئیگو اُسے اپنے جب گھر کی غیرت نہیں تیرا حق صحبت وہ کیونکر بہلا پیہم ہین نہ ماگئے بالیقین	بہت بد ہے اور سخت بدکار ہے خدا کا گنہگار بے اقتدار بنے تو بھی دیوٹ ایسا نہو زمانے میں مطلوب غیرت نہیں کر گیا بصدق محبت ادا کہ دیوٹ جنت کے لائق نہیں
---	--

### بدگو بد کلام

جو بدگو ہو اور بد زبان کلام نہ بول اوس سے اور کہہ نہ محبت	کلام
--	------

کہان بات کو اوکے تو قیر ہے	کہ بدگوئی بد ساری تقریر ہے
نہین غیر دشنام او سکایان	نہ جز فحش لاتا ہے وہ بر زبان
بنیگا اوسکی طرح یادہ گو	بگڑ جائیگا اوسکی صحبت میں تو
کہ شیطان بھی مانگے ہے اُسے انا	وہ پُر گو ہے اور بد سخن زبان

### غیبت گو

اُٹھا اوسکو صحبت سے تو خواہ مخواہ	جو ہوا اہل غیبت کو نئی دل سیاہ
بہلا پیر تیرے کب چہا نیگا عیب	تجھے اور کے جب سنا نیگا عیب
کہ رکے خدا عیب سے چھکوپاک	کیسے نہ سن عیب امی عیناک
کہ ڈھک دیر تیری عیب دانا عیب	نہ سن رو برو اپنے غیر ذمہ عیب
کہ کہل جائیں دل کے تیری گوش ہوش	ہمیشہ تو رکہ بند غیبت سر گوش

### پر غضب متکبر

کہی مت بلا او سکوا اپنے حضور	جو ہو پر غضب مرد اہل غرور
وہ ابلیس بیدین ہے انسان نہیں	بدینا و دین ایسا مرد لعین
کیا حق نے گل اوکے گہر کا چراغ	مروت سے خالی ہے اُسکا داغ
نہ حاصل ہے دنیا اُسے اور نہ دین	تکبر کرے جو وہ بندہ نہیں

### شراب خوار

شریفو نکو ہے صحبت او کی عذاب	جو رہتا ہو سرمست جام شراب
------------------------------	---------------------------

کہ دنیا میں ہے مرد میخوار خوار	ہیں او سکو مرد و نہیں غر و وقار
وہ ہر بے خبرست و مدہوش ہے	سدا خواب میں مثل خرگوش ہے
جب آتا ہے سر میں اُسی مگر کا جوش	تو ہوتے ہیں خست و ہیں عقل دہوش
کہان آدمیت کی رہتی ہے بو	ہوا جو کہ بدست اور یا وہ گو

### بیچیا بے شرم

نہو جکی آنکھوں میں نور حیا	وہ ہے تیرہ دل اہل رنج و بلا
یہہ فرماتے ہیں خاتم المرسلین	کہ بے شرم جنت کے لایق نہیں
وہ بے شرم ہے شرمسارِ جہان	وہ ہی منفعل ہے وقارِ جہان
بزرگوں کا او سکونہیں ہوتا پاس	وہ ہے ادب مردِ ناحق شناس
عزیز و نکی صحبت کر لایق نہیں	کوئی اُسکے ملنے کا شایق نہیں

### فریبی و دغا باز

جو اہل فریب اور دغا باز ہو	خبردارست اُسکا دمساز ہو
وہ مکار ہے راندہ دو جہان	دغا باز و اماندہ دو جہان
فریب او سکا مت کہا یو اسی عزیز	نہ آ کر میں اُسکے امی پر تیز
اگر دو تین او سکے آجائیگا	کبھی تو رہائی نہیں پائیگا
نہ چل راہ پر او سکے اسی مرد راہ	کہ عزت نہ ہر باد ہو ہو خواہ مخوا

### فتنہ انگیز

جو ہو فتنہ انگیز و اہل فساد کپڑا ہاتھ او سکو اٹھا بزم سے سراپا سمجھہ او سکو بے آبرو نکرات پر اُسکے تو اعتبار وہ ہو گا اگر تیری صحبت بیشمار	سخن چین در انداز اور نامراد نحال او سکو فوراً صفا بزم سے کہ بدخوست وہ تیرا جانی عدو کہ نامعتبر ہے وہ نا کردہ کار کر گیا نیا فتنہ برپا ہمیش
--	--

### خائن و غابن

جو غابن ہو اور خائن تیرہ دل کہ خبن اور خیانت سی ہے اُسکو کام چور اگر وہ کہتا ہی نا گت مال تیرا ہی اگر مال آئیگا نا ہتھ رہو مرد خائن سی سرور بربری	دم زیت تک اوس سے ہرگز نہ مل وہ کہتا ہے درپردہ مال حرام اسی کام میں ہی وہ ہر ماہ و سال اڑا لیکاوہ اک شاری کے ساتھ کہ بخشیکا تجھکو خدا سروری
---	--

### ناشا کر و حق فراموش

جو ناشاکر اور حق فراموش ہو انک جو کہ کرتا ہے کہا کر حرام وہ ہے حق فراموش مرد لئیم ہیں جب وہ محسن کا حق جانتا نہ کہہ اوس سے امید ہی با صفا	سمجھہ نیک مت ایسے بدکار کو نہیں لایق صحبت ای نیک نام ہے او سکی محبت عذاب الیم نہ ہی او سکی وہ قدر پہچانتا کہ حق محبت کر یگا ادا
---	---

نہ سمجھا ہے جو حق کی نعمت کا حق | وہ کیا جانے گا تیری محبت کا حق

### عالم بے عمل

جو عالم میں ہو عالم بے عمل | کہہ ہی اوسکی تو راستی کو نہ چل  
کہ وہ کار سے اپنے بیکار ہے | عمل سے خدا اوسکے بنیزار ہے  
کہ ہے باہمہ علم وہ بے خبر | بنا جان پہچان کر کور و کر  
نہیں ہے خدا کا وہ فرمان گداز | وہ کاہل ہے اور ست پر وقت کا  
ملا کچھ نہیں علم کا اوسکو پہل | نہیں اوسکو کچھ حکم حق بر عمل

### بخیل و ممک

نہ کہہ صحبت اپنی بمر د بخیل | کہ ہے بخیل سے اپنے خوار و ذلیل  
وہ ممک ہے بے فیض کنجوس ہے | سید روسیہ دل ہے منحوس ہے  
نہ کہتا ہے خود اور نہ دیتا ہے مال | ہمیشہ ہی پابند رنج و ملال  
خزانہ پہ ہے اپنے وہ مثل مار | حفاظت کے ہی غم میں زار و نزار  
شب دروزرا اُسکو یہ رہتا ہے غم | کہ ہو کچھ نہ اوسکے خزانہ سے کم  
وہ جاتا ہے آخر کو چوڑا پنا مال | بہت سخت بیتاب اور تنگ حال  
نصیب اوسکے وہ مال ہوتا نہیں | مرے جب کوئی اوسپہ روتا نہیں  
زمانہ سوجاتا ہے حسرت کر ساتھ | اوٹھا مال سے اُتہ وہ خالی اُتہ

جو انسان ہے دنیا پر صاحبِ حسد	سمجھو اسکو ساری زمانہ سیر بد
وہ جلتا ہے لوگوں کی نعمت کو دیکھ	وہ روتا ہے اور دنیوی دولت کو دیکھ
خدا سے یہی چاہتا ہے مدام	یہی التجا اسکی ہے صبح و شام
کہ منعم کی نعمت پہ آئے زوال	نظر کو نہی آئے نہ با جاہ و مال
وہ حاصل اُسے مال ہو یا نہو	مگر دیکھ نادار محسوس کو
نہ مر جائے جب تک کہ اہل حسد	یہ بیمار می او س سے نہیں ہوتی دُ
حسد سے وہ ہوتا نہیں صاف پاک	نہ جسم اسکا جب تک ہو پیوند خاک

### سفلہ مینہ

جو ہو سفلہ بے حوصلہ مردِ دون	عقیلو نکو ہے اسکی صحبت زبون
نہیں رکھتی صحبت کو اسکی پسند	جو ہیں صاحب ہوش اور عقلمند
وہ کم ظرف ہے بندہ بد آال	نہیں اہل عزت کا اسکو خیال
اگر بزم میں اس کے توجا ئیگا	بہلا اسکی صحبت سے کیا پائیگا

### کینہ توز

جو ہو آدمی کینہ ور کینہ توز	سمجھو تیرہ دل اسکو امی و لغوز
کبھی آشنائی کے لایق نہیں	جو رکھے غضب دل میں امر و دین
غضب سے نہیں اسکا سینہ صفا	وہ سب ستون سے ہے نا آشنا
نہیں قہر سے پاک و صاف کلا	کہ بے آب ہی سرسبز آب و گل

وہ محروم ہے نور اسلام سے | وہ گننام ہی دین کے نام سے

### اہل حرص و ہوا

جو ہو صاحب حرص اہل ہوا | طمع سے گرفتار رنج و بلا  
 بہلائی کی اوس سے نائید کر | کہ پیر تا طمع سے وہ ہے در بدر  
 کہین اوسکی تو قیر ہوتی نہیں | بڑا سئی کی تدبیر ہوتی نہیں  
 بہت خوار پیر ہے وہ بوالہول | طمع میں گرفتار مثل گس  
 جہان بٹہا ہے اٹھاتے ہیں لوگ | اُسے دیکھ کر ہیاگ جاتی ہیں لوگ

### خونریز بے رحم

جو خونریز بے رحم سفاک ہو | دل آزار ہو سخت بیباک ہو  
 بناست اُسے اپنا دلدار تو | بالفت نہ مل اُس سے ہر بار تو  
 کہ بے رحم ہے ظالم بد سگال | نہیں اُسکی صحبت کا اچھا مال  
 وہ پیتا ہے لوگوں کا ہر دم لہو | بچیکا کہاں اُسکے پنجم سے تو  
 وہ خونریز ہے اور دل آزار ہے | مال اوسکا آخر سردار ہے

### غماز

اگر کوئی غماز ہو پردہ در | اُسے راز اپنے کا محرم نکر  
 چہا اپنے سینے کے سب تر راز | مکر اوس سے باب محبت کو باز  
 وہ سنتا ہے اور دیکھتا جکا مال | چہا تا کسی سے نہیں ایک بال



وہ فوراً عیان سب کچھ کرتا ہے عیب	جو بے عیب ہوں اونہ دہتر آہو
نہ ملنا خبردار غماز سے	نہ صحبت ہو ایسے دغا باز سے

### اہل غرض

جو اہل غرض ہو دمی مطلب یار	بنا او کو ست یار اے دوستدار
تصور نہ کر او کو تو خیر خواہ	کہ ہے دوست مطلب وہ رویا
نہ کہہ خیر کی اوس سے ہرگز امید	کہ ہے وہ سیہ نامہ دیو سپید
رہیگا کوئی دن ہی وہ دوستدار	برائیگا او کا نہ جتک کہ کار
وہ جب لیگا مطلب چلا جائیگا	نہ بار دگر وہ نظر آئیگا

### جاہل بے علم

اگر ہو دمی جاہل کوئی غیبر	خبردار اوس سے محبت نہ کر
کہ بے علم جاہل ہے مرد ذلیل	محبت کے لایق نہیں وہ رذیل
خدا کو نہیں جب وہ پہچانتا	خدائی کی حالت نہیں جانتا
ملے گا تجھے اوس سے کیا امی عقل	نہو او کی الفت میں خوار و ذلیل
وہ احمق ہے نادان ہی اور بے تمیز	نہ کہہ امی عزیز او کو ہرگز عزیز

### تشریح اون اقوام کی جن سے پرہیز واجب ہے

نہ بن دوست امی دوست کذا تک	روادار مت اوس سے ہوبات کا
جو ہنگی ہیں کناس مُردار خوار	وہ بیدین ہیں اور راندہ روزگار

نہیں رکھتی یہ قوم شرم و حیا  
 نہ دیر قرب میں اپنے اذکو مکان  
 کہی اوں سرت آ محبت پیش  
 دویم جو کہ اہل غرض ہیں سار  
 وہ بیگانہ لیتے ہیں جب مال و زر  
 وہ لوگوں سے لے لیتے ہیں اچھا مال  
 ساروں میں ہرگز محبت نہیں  
 تیرے پاس آئے سار اگر  
 کہ وہ ساری خلقت کا کہتا ہی مال  
 تیرے مال کا ہی نہیں اوسکو غم  
 جو اہل زنا قوم ہے تیسری  
 اگر جائیگا اونہیں لٹ جائیگا  
 وہ کسی ہیں اونا کا ہی پیشہ یہی  
 دکھا کہ وہ لوگوں کو اپنا سنگار  
 گیا جو وہاں وہ جہاں سے گیا  
 گیا آبرو سے وہ بے آبرو  
 ہمیشہ وہ رو کے پیتا ہے خون

لحاظ اذکو کب ہی کسی بات کا  
 کہ ہزار ہی اوس سے سارا جہاں  
 نکر سینہ دل کو ناحق میں لیش  
 کہی ست بنا اذکو اسی یار یار  
 چھپا لیتے ہیں کر کے سوسو ہنر  
 مگر اوسین دیتی ہیں ناکارہ ڈال  
 دیانت نہیں اور مروت نہیں  
 چھپا اوس سے لے جتنا ہوسیم و  
 لے جس طرح سے چور تا ہی مال  
 وہ لے لیکا جو پائیگا بیش و کم  
 خبردار تو اس سے رہنا بری  
 جو دیو لیکا واپس نہیں پائیگا  
 کہ مائل وہ کر لیتے ہیں سب کا جی  
 اسیر اپنا کرتی ہیں وہ بد شمار  
 زمین سے گیا آسمان سے گیا  
 پیرا وہ گدا بن کے ہر چار سو  
 وہ جیتا ہے مردک بحال بون

زمانہ میں اوسکی حیمت گئی  
 ہو ۱۱ اوسکا نقصان زر سرسبز  
 بدن میں لہو بھی نہ باقی رہا  
 وہ نامستبر ہو گیا شہر میں  
 لٹا کر وہ نادار ہوتا ہے جب  
 نہ وہ کبھی بنتے ہیں پیرا سکے یا  
 بکڑ جاتی ہے اوسکی عادت تمام  
 نہ رہتی ہے قوت نہ رہتا ہر زور  
 سہی اوس سے بیزار رہتے ہیں یا  
 یہ حالت ہے جب انکی سن امی غریزہ  
 وہ لے لینگے سب تیری کپڑی اور اما  
 کرینگے تجھے لوٹ کر وہ فقیر  
 اٹھاتا تہہ اور اپنے پایہ کو دیکھ  
 یہ ہے قوم شاگرد شیطان کی  
 کہی اونہ اسے یار مائل نہو  
 کہ بیمار می غم سے تو پاک ہو  
 چہارم جو مطرب میں اہل غنا

۶۵  
 ہے غرت گئی اور غرت گئی  
 لٹا جتنا تہا گنج لعل و گہر  
 گیا دل سے اور جان تک گیا  
 سراپا خرابی ہوئی دہر میں  
 اوترتا ہے اسپر خد کا غضب  
 نہ زر پاس ہوتی ہے انجام کا  
 نکل جاتی ہے تن سے ہمت تمام  
 جوانی کا رہتا نہیں زور و شور  
 کوئی اپنا رکھتا نہیں اس سے کا  
 نہ ملنے گھر تو اہل تمیز  
 کرینگے تجھے خوار اور زیر بار  
 اگر دام میں اونکے ہو گا اسیر  
 پری ہوں تو اونکے نہ سایہ کو دیکھ  
 عزیزوں کی دشمن ہے یہ جاگی  
 کسی بات کا اون سے سائل نہو  
 نہو آتشک اور نہ سوزاک ہو  
 ہرے ہیں شرارت سے سرتا بہ یا

فقط کبیون کے یہ دلال ہیں	پہنا نیکو لوگوں کے یہ جال ہیں
نر کہہ انکو صحبت میں آمد دین	وگرنہ تو پچھتاؤ گناہ بالیقین
جو ہے پانچوین قوم قصاب کی	بہت سخت ہر مثل گنگا جی
نر کہہ دوستی اون سے امی مہربان	کہ پائے تو حملہ سے اون کے امان
چھٹی جو کہ ہے قوم امی نیک خو	وہ ہر قوم افغان بہت جنگ جو
لڑائی سے سب انکی تقریر ہے	لڑائی کی ہر وقت تدبیر ہے
لڑائی کی ہے اونکی ہر ایک بات	نہیں صلح میں اونکو پائی ثبات
محبت سے اونکا نہیں نرم دل	نہ الفت سر رکھتے ہیں وہ گرم دل
مزاج اونکا الفت پہ مائل نہیں	محبت کا کوئی بھی قایل نہیں
وفا انہیں ہر گز نہیں بہر نام	یہہ خود کام ہے قوم ناشاد کام
محبت کے کچے ہیں یہ خام کار	وفا سے وہ رکھتے ہیں دنیا میں مار
وہ مغلوب غصے کے ہیں بے تمیز	سمجھتے نہیں قتل انسان کو چیر
خبرداران سے نہ ملے جو ان	بہر حال مانگ اپنی حق سربان
نصیحت کراوی یا رسم و رکی گوش	کہ کھل جائیں دل کے تیرے گوش ہر گوش

### اکیسواں باب سوال کے بیان میں

کسی سے نہ وقت حاجت سوال	خدا ہی سے کہہ اپنے طلب مال
مدد حق سے لے وقت رنج و بلا	طلب کر خدا سے دلی مدعا

جو رکھتا ہو دل میں کوئی آرزو  
 خدا ہی سے کر عرضِ مینک نام  
 نہ کر اپنے بندوں سے حاجت بیان  
 وہ کیا دیگا جو خود ہی محتاج ہے  
 خدا تیرا خالق ہے رزاق ہے  
 تو اس سے بہلا کیوں نہیں مانگتا  
 تیرا حصہ وہ تجھ کو پہنچائے گا  
 تجھے حصہ اور دیکھتا نہیں  
 سنے بے کہے جو کہ تیرا سوال  
 زبان پر تو لایا نہ لاکوئی بات  
 اگر خلق کے در پہ جائیگا تو  
 بجز حق کے یہہتہ ہیں تیرے پا  
 کہ دشمن تیری سب وہ بن جائیں گی  
 خجل ہوگا آخر کو اور شرمسار  
 وہ ان سے خجل ہوگی جب آئیگا  
 نہ کر بندے بندوں سے ہرگز سوال  
 سوال آدمی کو کرے بے قدر

نہ ہو خوار اسکے لئے کو کبھو  
 کہ لمجائیں تجھ کو مطالب تمام  
 سوال اپنا ہرگز نہ لاہر زبان  
 وہ رکھیں گے تیری خبر تا جے  
 وہ رازق خبر گیر آفاق ہے  
 جو پہنچاتا ہے رزق ہر ایک کا  
 تیرا حق کیسے نہ دلو آئیگا  
 تو جائیگا حصہ تیرا کیوں کہیں  
 وہ ہے ذاتِ بخشندہ لایزال  
 وہ سن پائیگا سامعِ پاگذا  
 شینگے نہ وہ تیری فریاد کو  
 نہ کرنا سوال ان سے اے مرد کار  
 بجز رنج دینگے نہ دلو آئیگا  
 کسی یار سے جب نہ خلیگا کار  
 اگر ہوگی غیرت تو مر جائیگا  
 خدا سے نہ لے اپنے سر پر وبال  
 پیرا ہے مانند گد در بدر

سوال اہل دل کی ہے بے حرمتی نکرناک میں اپنی عزت خراب جو سائل ہوا جیتے جی مر گیا کسی سے کر گیا اگر تو سوال وہ کر لیا یا بات تیری قبول نہیں دو نو حالت میں کچھ تھک سونو اگر رد کیا اوسنے تیرا سوال لیا مان گرا اوسنے تیرا کہا	سوال اہل جان کی ہے بے عزتی کہ اس سر نہین رہتی موتی کی آب گیا گہر سے جو غیر کے گہر گیا دو حالت سے خالی نہین اُسکا حال دیا ہو گا کہنے سے تیرے ملول کر گئی نہین اس سے خودی نمود تو آئیگا دونو کے دل پر ملال تو تازیت تو اوسکا ممنون ہا
---	--

تیسواں باب اون حقوق کے ذکر میں جو بادشاہ فوج و ملازمین کے ذمہ ہیں

جو ہے شہ کا حق لشکر اور فوج پر پڑے وقت جب کام کا کام دین شہنشاہ کہتے ہو دین عدو رہیں سرخرو وہ میدان جنگ دکھائیں شہنشاہ کو جان بازیان حد و آبی جب روبرو ہوں پشت بھکالیں وہ دشمن کو شمشیر سے رہیں شیر مرد اور بہادر رہیں رہیں کام کے وقت چالاک و چست	وہ ہے اونہ حق نمک سر بسر ہر اک کام کو دل سے انجام دین بہاؤ نکا دین مثل دریا لہو کرین خود نہ برباد ناموس و تنگ کرین حاصل اوس سے سرفرازیان نہ بہا گین نہ دکھائیں دشمن کو پشت کرین سید باد خواہ کو تیر سے بہمت دلیری سے وہ پُر رہیں بعضو ملی حوصلہ مند رست
--	---

دلیری سے اپنی دل آزاد ہو کر	سدا جانفشانی پہ آما
لکھن ہو دین میدان میں باند کو	کہ ہو دیکھ کر اونکو دس
دہرین ہاتھ پر جنگ میں اپنا کر	نہ کچھ دل میں ہو خو
چمک جائیں وہ دیکھ شمشیر کو	چلین سید بجا جب د
شجاعت کی دین داد اور نام لیں	دلاور بنیں دل سے
چلین جس جگہ تیغ و تیر و تہر	وہاں سینہ اپنا د
اڑھائیں نہ پیچھے کو اپنا قدم	دم تیغ پر اپنا دی
بنیں مرد مردوں میں مردانہ وا	کرین اپنی جان سدا
کرین خون سحر و سحر و سرخرو	نہ برباد کر لین کہیں
بنیں صورت شیر وقت ستیز	عدو پر کرین اپنے
جو اہل قلم ہوں وہ مثل قلم	رہیں شہ کے فرما
بہت سمجھیں وہ تھوڑی تقریر کو	لکھیں دل پہ سلطا
نہ کہیں روا وہ کسی پر ستم	چلائیں نہ اوٹا کر
نہ گستاخ بولیں کہیں روبرو	نہ سختی سے کوئی ک
رہیں باادب سر جھکائے ہوئی	بہ شرم و چاش
نہ او سچا کرین وقت تسلیم سر	قدم پر فقط شہ
کسی کام میں ہونے رشوت سحر کام	سمجھ لیں حرام
بی غبن سے ہونا نیابت ہر پاک	رہیں زمین ہر

<p>سمجھہ لین مجازی خدا شاہ کو          وہ رکھیں فقط اپنا رتبہ نگاہ          رہیں عجز سے رو بروی حضور          رہیں دہدم حکم کے انتظار          نہ ہو لین کہی عجز کے راہ کو          کہ شہ نے انہیں اپنا نوکر کیا          کہ نوکر کو یہ بات ہے دل پسند          رہ راست پر ہوں بصدق و ثبات          نظرمین غریزون کے منظور ہوں</p>	<p>امانت سر رکھیں رضا شاہ کو          زبان پر نہ لائیں کوئی راز شاہ          نہ فخر او سپہ ہوا و رہو و می غرور          نہ خدمت پہ اپنے کریں افتخار          جتائیں نہ احسان کہی شاہ کو          غنیمت سمجھہ لین بصدالتجا          ہمیشہ رہیں شہ کے احسان مند          رہیں الغرض جب تلمک وہ حیات          نمک کہا کے سلطان کے مشکور ہوں</p>
--	--

### تینتیسواں باب حقوق شاہ بر رعیت کی بیان میں

<p>سمجھہ مجھ سے اے صاحب عز و جاہ          دل و جان سے ہو شاہ پر جان نثار          بہت معتقد ہو ہو ادا رہو          رعیت کی اوس سے نہو دوستی          وہ مانگیں جو ہو شہ کے حق میں ہلا          ادا وقت پر ہو و می وہ سارا باج          بہت مہربان مثل مادر پدر          نہ بکلی کوئی منہ سی چون دچگون</p>	<p>رعیت پہ ہے جس قدر حق شاہ          کہ ہو وقت پر شاہ کے دوست          بصدق و محبت و فادار ہو          عداوت ہو جس سے شہنشاہ کی          کریں نیک سلطان کے حق میں دعا          جو ہو واجبہ او نہ مال خراج          سمجھہ لین شہنشاہ کو سربسر          اطاعت میں ہر دم رہیں سزگون</p>
---	--



اگر رات کو دن کہے بادشاہ	رعیت اُسے مان لے خوا
اگر دن کو کہہ دے شہنشاہ رات	نہ لائے رعیت کو نہی اُسین
پڑے جب ضرورت تو سبے ملال	کرین بادشہ پر فدا جان و مال
بفرمان حق ہو دین فرمان گزار	نہ کہیں بجز بندگی کو نہی کا
اولی الامر سلطان کو سمجھیں پیشتر	ہمیشہ بصدق و ثبات آئین
حفاظت کریں شاہ کے مال کی	روادار نقصان نہ ہو دین کا
جب آجائے دشمن کوئی کر کے زور	ولایت میں نہ کرے کریم زور
یہ خود شہ کی بڑ بڑ حمایت کریں	مہم ادھکی ملکر کفایت کریں
جو اہل رافت ہیں وہ صبح و شام	کرین کام اپنا بہ سعی و تہا
کہ ہو جس سے پیدا زرو مال و گنج	زمانے سے جاتا رہے درد و رنج
جو ہوں اہل حرفہ وہ شام و سحر	فقط کام پر اپنے رکھیں نظم
غرض جسکا دنیا میں جو کام ہو	ہو مصروف او سمیں بطور زکا
جو ہو حکم شاہنشاہ بحر و بر	مطابق بہ احکام پیغام :
خوشی سے رعیت اُسے مان لے	وہ اُس حکم کو حکم حق جان لے
نہ فرمان سے گردن اٹھائے کبھی	نہ ارشاد سے سر ہلانے کبھی

### چوتیسواں باب حقوق رعیت بر شاہ کے ذکر میں

رعیت کے حق جو کہ ہیں شاہ پر	بیان اس طرح کرتے ہیں باخ
کہ سب سے عزیز او سکویہ چھان لے	رعیت کو شہ اپنی جان جاتا

ہناریب و سہ بار

ے رعیت تو پھر کسا ہو

اگر شہ کی آباد ہے

سم ہے شاہ کا سبز باغ

اے شکر رعیت ہے فوج

نہ ہے ہر بہرہ و سلطنت

ہم ہے جکو کرے بادشاہ

کا ہر دم خبہ گیر ہو

ہنے دمی جو ظلم کا ہونہال

دم ہوا دسکان جا دوست

پر وہ جفا کار ہو

رحم ہوا سپہ ہو پر غضب

س ہوا او سکا بنی شاہ کسر

ناپہ ہو ہر زمان مہربان

برہون او کو عطا زر کرے

ست و پا ہو دین غم میں سیر

کوئی اہل افلاس ہو

...

...

شہنشاہ شاہنشاہ نیک خو

جہان خوش ہے اور مملکت شاد

رعیت سر روشن ہے اسکا چراغ

رعیت ہے دریا رعیت ہے بوج

رعیت سم ہے کان زر سلطنت

جناب خداوند عالم پناہ

خبردار احوال د لگیر ہو

کرے او کو برباد جڑہ سخیال

غضب سے او کھڑوئی ظلم کا پلو

جو خوشخوار ہوا سکا خوشخوار ہو

جو ہو بے ادب او کو دیو ادب

بے داوخوا ہو نکا فریا درس

رہے اپنے مانند خور زرقان

اگر شکر نیزہ ہو گوہر کرے

خبر گیر او نکا ہو اور دستگیر

شہنشاہ کو او سکا بدل پاس ہو

شہ کی گرم ستبری

جو ہو کوئی بیکار دے روزگار  
 بروئی زمین سرور مہربان  
 بجان ہو خبر گیر مرد غریب  
 معالج بنے آپ ہمیں رکا  
 سر راہ رہن جو ہوں ہزن  
 ولایت میں اور جس قدر چور ہوں  
 جو ہوں کیسے بُراؤ کی سرکاٹ لے  
 جو ہوں بد چلن ملک میں بچ معاش  
 جو قزاق بد خواہ آفاق ہو  
 جو اہل شرارت ہو مرد شیر  
 زنا کار کو دیوے ایسی سزا  
 جو میخوار ہو او سکا پی جائی خون  
 مزارع کو دے جتنی مانگے زمین  
 کوئی حد سے محصول بڑھ کر نہ لے  
 جو ہو واجب خالصہ کا خراج  
 نہ لوٹے رعیت کا ناحق میں مال  
 رعیت ہو گر شاہ کے بے خبر  
 لیاقت سے اونکو بنائے لیسق  
 شہنشاہ او سکو کرے اہلکار  
 رہے صورت ابرگو ہر نشان  
 اسے خوان نعمت سے سنجشی نصیب  
 رہے خود خبر گیر نادار کا  
 وطن سے کرے اونکو شہ بیوطن  
 وہ بے جان ہوں اور زندہ درگور ہوں  
 جو خونریز ہوں اُنکا خون چاٹ لے  
 کرے اونکو تلوار سے پاش پاش  
 حساب اُسکا دنیا سے بے باقی ہو  
 رہے دام میں بادشہ کے اسیر  
 کہ ہو دانا مبتلائے بلا  
 سزا دیوے او سکو بحال لبون  
 کہ سبزی ہو باغ دنیا و دین  
 رعیت کو تکلیف نہ دے نہ دے  
 وہ لے لے رعیت سے بے احتیاج  
 کہ ہو جائے جس سے وہ برگشتہ حال  
 کرے شہ عطا اونکو علم و ہنر  
 بہ شفقت رہی اُنکے سر پر شفیق

کہی درس جاری وہ ہر شہر میں  
 مقرر کرے جا سجا استاد  
 کرے جب عدالت پہ اجلاس شاہ  
 سنے دونوں کا حال باگوش دل  
 یہ لازم ہے شہ کو کہ شام حوسر  
 نہ درپر اُسے ہو دی دربان کوئی  
 نہ لے او سپہ اجرت کوئی بادشاہ  
 ادا ہو گا کیونکہ عدالت کا حق  
 جو ہو دیگا بے زر کوئی دادخواہ  
 وہی آئیگا دادخواہ اُنکے پاس  
 جو ہو رسم بداد سکو کہ دیوے دور  
 جو ہو ملک میں اہل سوداگری  
 عبادت کی لوگوں کو تسلیم دے  
 غرض ہیں رعیت کے حق بشما  
 مگر مختصر یہ ہے اے نیک رو  
 سمجھ لے یہ تعمیل حکم قضا  
 نہو دی کوئی ذات اپنی کا کار

کہ ہو عام علم دہنزد ہر میں  
 کہ دلوائیں وہ علم حق اُنکو یا  
 کہڑے رو برو اُنکے ہوں دادخواہ  
 سمجھ لے اُسے کر کے دل مستقل  
 کہلا ہو دے سب پر عدالت کا  
 نہ اس کام پر ہو نگہبان کوئی  
 نہ ہو دے کوئی ارج دادخواہ  
 شہنشاہ لے گر عدالت کا حق  
 ملکی نہ او سکو عدالت میں راہ  
 جو کہیگا زر جیب میں بے ہزار  
 رعیت کو سکھائے عقل و شعور  
 انہیں شاہ نقصان سے بچے برجا  
 بفضل دہنزا و نکو تکریم دے  
 جو ہیں فرض برد نہ شہریار  
 کہ ہو بادشاہ نیک غونیک گو  
 ہر اک کار کو اپنے کار خدا  
 سب کار احکام پروردگار

پنشنیوان باب حق شوہر کے بیان میں عورت پر مبن

جو عورت کرے حق شوہر ادا  
 کرے اُسکی خدمت وہ شام و سحر  
 بجمت رہی گہر میں پر دہ نشین  
 سمجھ لے یہ دل میں زن نیک خرم  
 وہ مالک ہی اور میں ہوں کئی کنیر  
 وہ ہی صاحب خانہ میں خانہ دار  
 میں ہوں زیر پا فرش مثل زمین  
 میں ہوں زیر سایہ وہ ہی سایہ دار  
 وہ ہی جلوہ گر صورت آفتاب  
 غرض دم بدم رات دن صبح و شام  
 نہ نقصان کرے اپنے شوہر کا مال  
 اگر دے کیسکو اجازت سہ دے  
 کرے اوسکو خوش اپنی خدمات  
 کبھی ہو کے بدخود کہاٹے نہ آنکھ  
 چپا کر نہ رکھے وہ شوہر کا مال  
 کبھی ہونہ افلاس سے اُسکی تنگ  
 اگر سخت شوہر ہو یہ نرم ہو

رہے سرخرو پیش روی  
 نہ جائی کہیں چوڑ کر اوسکا  
 بعفت ہو گوشہ میں گوشہ  
 کہ ہے میرا شوہر میرا بادا  
 وہ ہی چیز اور میں ہوں ناچ  
 وہ ہی کار فرما میں فرمان  
 وہ سردار مانند چرخ بہ  
 میں محتاج اور وہ ہی سرمایہ  
 میں مثل ہلال اوسکے زیر  
 الحاح میں حاضر ہو مثل  
 حفاظت میں رکھے ہمیشہ سنبھ  
 اگر آپ لے تو اجازت سے  
 کبھی کام سے اور کبھی باہر  
 پڑے کام جدم چرائے نہ  
 عیان او سپہ کردی جو ہو گہر  
 نہ تنگی میں ہو مستعد بہر  
 وہ سردی میں آئے تو یہ

1

2

<p>             کرے او کے تفویض سب انتظام              روار کہی او سپر نہ بچ و تعب              دہری او سکر سر پر نہ بار و بال              اُسے سوئپ دی خود نہ رہی خبر              محبت سی پیش آئے اُسے ہمیش              اُسے خار اپنے کو ذلت نہ بے              نہ ناحق کرے اپنا دل در ذناک              زر و مال سے لال کر دے اُسے              کہ بند او سے ہو مہر و مہ کی نظر              کرے اپنا قیدی بلطف کمال              محبت سی تازہ کرے آب و گل              بہ محرم دلی دیوی حرمت اُسے              کرے دل صفا اپنے و ساز کا              ستم ناروا ہی نہ رکھے روا           </p>	<p>             حوالے کرے اُس کے ہر ایک کام              نہ رنجیدہ او سکو کرے بے سبب              بہ آسودگی رکھے آسودہ مال              جو ہو گہر میں اسباب اور مال و زر              جو ہوں او کے ما باپ اُس کی خویش              کسی اور کی او سکو غیرت نہ دے              سمجھ لے اُسے جو ٹہی تہمت سی پاک              اگر ہووے مقدور زر و دیو اُسے              کرے او سکو پردہ نشین اپنی گہر              محبت کی زنجیر میں اُس کو ڈال              بعد دہری چہیں لے اُس کا دل              بہم بستی بخشی عزت اُسے              چپاٹو نہ راز او سے کچھ راز کا              کرے او سپہ ناحق نہ جو رو جفا           </p>
--	---

### خاتمہ

<p>             ہوئی ختم جب مختصر یہ کتاب              پہلا پہلا یہ گلشن سروری              ہوا سبزیہ گلشن نوبہار           </p>	<p>             بہ فضل خداوند عالی جناب              بعد غرت و خوبی و بہتری              بہ آب عطائے خداوند گار           </p>
--	--





از شاعر نامور انور حسین المتخلص بہا لاهوری

زہے تخلص بند ریاض علوم	بود مفتی سرور نا
چنان گلشن سروری تازہ کرد	کہ خار و خزان را درویند
ہما غنڈیبا نہ از رو و مژبان	بلو گلشن سروری پر

از مفتی غلام صفدر خلف مصنف

یہ نسخہ ہے کیا نسخہ دل پسند	حقیقت میں ہے مخزن سروری
یہ صفدر نے تیار ختم کتاب	لکھی پر طرب گلشن سروری

از مفتی غلام اکبر خلف مصنف

گلشن سرور چو در عالم شکفت	گشت گل گل گلستان سروری
اکبر لاہور تار بخش عجب	گفت طرفہ بوستان سروری

از سید علی شاہ المتخلص بہ الفت ہمیشہ زادہ مصنف

گلشن سروری عجیب غریب	لکھہ چکے جب کہ سرور و لا
ختم پر او کے الفت نا چیز	بولا اب خاتمہ تجیر ہوا

خاتمہ الطبع

قطعہ تیار ختم کتاب از مفتی غلام صفدر

در چو از فضل الہ	در جہان بشکفت مثل لالہ زار
تم	منج حق گلشن تازہ بہار





